

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ إِنَّمَا نَحْنُ بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدْ مَلَكَ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
سورة محمد نیت ۲۳، ۲۲

مسئلہ جواز

لغنت مزید پید
مید مایستغفر

مؤلفہ:

سید مہر حسین بخاری



ناشر

مجلس تحفظ ناموس اہل بیت پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ خَسِمَ نَفْسَهُ فَقَدْ خَسِمَ نَفْسَهُ وَأَفْنَى الْأَرْضِ وَفَقَطَعْنَا أَرْحَامَكُمْ أَنْ يَكُنَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

سورہ محمد آیت ۲۲، ۲۳

مسئلہ جواز

لَعْنَتِ مَزِيدِ بِلَدِ

عبد مابین

مؤلفہ:

سید مہر حسین بخاری

ناشر

مجلس تحفظ ناموس اہل بیت پاکستان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	مسئلہ جواز لعنت مزید بلید
نام مصنف	سید مہر حسین بخاری
نام ناشر	مجلس تحفظ ناموس اہل بیت
بار	اول
تعداد	ایک ہزار
طبع	حافظ شفیق الرحمن ایس فی پرنٹرز لاہور
ناشر	مجلس تحفظ ناموس اہل بیت کارہ و قطع ایک
قیمت	سات روپے
تفصیلات	۵۲ صفحات
تاریخ اشاعت	ستمبر ۱۹۸۳ء یکم محرم الحرام ۱۴۰۵ھ



فہرست مضامین

- ۱ عرض حال ۵
- ۲ ظلم یزید اور فسق یزید پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ۱۶
- ۳ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ۱۰
- ۴ یزید پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ۱۵
- ۵ یزید پلید کے بارہ میں صحابہ کرام و تابعین عظام ۱۹
- ۶ یزید پلید کے ظلم و تعدی فسق و فجور اور لعنت کے بارہ میں محدثین کرام کی تعویضات ۳۲
- ۷ یزید پر لعنت کے شائق امام ابو حنیفہؒ کی رائے ۳۴
- ۸ یزید پلید کے ظلم و تعدی فسق و فجور اور لعنت کے بارہ میں محدثین کرام کی تعویضات ۳۲
- ۹ امام احمدؒ کی تعویض کریمہ ملعون ہے ۳۷
- ۱۰ امام ابن ہمامؒ کی رائے ۳۸
- ۱۱ امام ابو بکر احمد بن علی الجصاصؒ کی رائے ۳۸
- ۱۲ امام کیا ہر اسمی کا فتویٰ کہ یزید ملعون ہے
- ۱۳ آئمہ بیاد کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے
- ۱۴ امام کردی و سیوطی کا قول دربارہ لعنت یزید
- ۱۵ علامہ آلوسی صاحب روح المعانی کے اقوال ۴۰

انتساب

ان شہیدانِ وفا کے نام جو بنو امیہ کی جبر و استبداد
کئی حکومت کے خلاف اعلائے کلمۃ الحق ادا
کرتے ہوئے ظلم کی بھینٹ چڑھ گئے۔



”عرض حال“

برصغیر پاک و ہند ناصبیت کے ناپاک وجود سے پاک تھا۔ ایک آدھ ناصبی تھیہ کا لباس اوڑھے پھپھایا ہوا تھا۔ مگر بد قسمتی سے محمود احمد عباسی آنجہانی جیسے کذاب مستشرقین کے ایجنٹ کے دجورنا مسودے یہ شجرہ خبیثہ پاکستان میں جنم لے گیا۔ یہ ایک ایسا فتنہ ہے جو مذہب کی آڑے کر بعض بداندیش علماء کے دوش پر سوار ہو کر آیا ہے اور کئی اذقان و قلوب کو ہرا گندہ کر دیا ہے۔ ان دنوں ناصبیت یزیدیت کی روشہ دو انہوں کا دور دورہ ہے۔ اور یزیدی مشن کے ارکان مختلف جیلوں جھکنڈوں سے لوگوں کو عقائد اہل سنت سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ اور آئے دن یزید پید علیہ مایستی کی مدح سرائی میں کٹیا اور مختلف شائع کرتے ہیں اور اسے خلیفہ راشد موسیٰ کامل مزارنے کے لئے گویا ادھار کھانے بیٹھے ہیں۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ماسوائے چند ایک علمائے کرام کے کچھ نو یزیدی حلقہ اثر میں آگئے ہیں اور کچھ یزید پید علیہ مایستی کے بارے میں توقف سے کام لے کر خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اور یزیدیت کا فتنہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ”اِنَّا اَشْكُوْنٰ بَنِي دَحْوَۃِ اِلٰی اللّٰہِ“ ان حالات کو دیکھ کر کافی عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ یزیدیت میں اور خصوصاً یزید پید علیہ مایستی کے متعلق کچھ مواد جمع کر لوں۔ مگر مختلف مشاغل کا ہجوم اور اپنی علمی بے لباغی آڑے آئی رہی مگر جب یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر موت واقع ہو جائے تو کل یوم حشر میں سید یوم الشورہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا نہ دکھائیں گے۔ اور شفیع المذنبین پوچھ بیٹھے کہ تمہارے سامنے میرے اہل بیت پر سب دشمن کی بوچھاڑ ہوتی رہی تو تم نے کیا کیا۔ جب سے یہ خوف دامنگیر ہوا یہ عزم بالجزم کر لیا کہ اہلیت نبوی کے دفاع میں کم از کم قلمی جہاد شروع کروں گا۔ اور اسکی جہاد یہ ہیں کہ

(۱) حدیث نبوی کی رو سے سیدنا حسینؑ کی نصرت و مسور ہے، اس لئے جراحات السنن نہ سہی، جراحات السنن والقلم کے ذریعہ امام مظلوم کی حمایت ہر مسلمان پر لازم ہے۔

(۲) عام تعلیم یافتہ طبقہ جو تاریخ کا دلدادہ ہے، یزیدیوں کی گندیں، جن میں تاریخی حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے، دیکھ کر غلط فہمیوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ ان کا ازالہ ضروری ہے۔

(۳) چونکہ یزیدی پارٹی تھیہ باز ہے اور اہل سنت کا لبادہ اوڑھ کر کھا ہے اور علمائے حق کے شیعوں سے بولتے ہیں جس سے عام لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ معاذ اللہ اہل سنت کے مسلک میں اہل بیت نبوی سے تعلق، ان نفوس قدسیہ کی محبت، عظمت یا نصرت واجب نہیں، بلکہ یزید پید علیہ مایستی کی یوزیشن صحیح اور امام ہمام کا اقدام ناجائز تھا۔ ان شبہات کا ازالہ اشد ضروری ہے بلکہ اس دور میں تو واجب ہے۔

اصل کام تو حضرات اہلیت کی مقدس سیرت بیان کرنا ہے، لیکن چونکہ مخالفین اہلیت اور ان کے حواری آج کل تحقیق کے نام پر تاریخ کا حلیہ لگا کر یزید پید اور اس کے گورنروں کا کلام زیادہ لطفنا تحقیق، عبید اللہ بن زیاد، مروان بن حکم، یسار بن اوطا، مسلم بن عقبہ، حصین بن نمیر، حجاج بن یوسف وغیرہ ملعونوں کی منحوس شکلوں پر شرافت کے جعلی پردے چڑھا رہے ہیں۔ اس نے ضروری خیال کیا گیا کہ سروسٹ قانون کے سامنے یزید پید پر لعنت کے جوڑ لگو پیش کیا جائے کہ وہ یزید جس کی برائت کی جا رہی ہے پوری امت مسلمہ کے نزدیک کتنا بغور ہے اور اگر اختلاف ہے تو صرف یہ کہ وہ مسلمان تھا یا کافر؟ لعنت جائز ہے یا نہیں۔ فسق و فجور تو امت کا اجماع ہے۔

ہمارے اس رسالہ میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ یزید پید پر لعنت بھیجنا جائز ہے۔ امید ہے کہ قارئین نے حضرت افس بن حارث سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا فرزند ایک سرزمین جس کا نام کر با ہے بقتل ہو گا، جو اس موقع پر موجود ہو اس کو لازم ہے کہ اس کی مدد کرے چنانچہ یہ بزرگ بھی حضرت امامؑ کے ساتھ کر با میں شہید ہوئے (اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ)۔

حضرت نبویؐ کا پاس کرتے ہوئے ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کا خیر مقدم کریں گے۔
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

ترجمانِ اجداد

۶ مہر حسین بخاری غفرلہ

نوٹ

اس کتابچہ کی تالیف میں حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شیعہ کربلا اور یزید، اور فقید الامت علامہ سید لعل شاہ صاحب بخاری اور ترجمانِ اہلسنت علامہ عبدالرشید صاحب نعمانی مدظلہم کی تصنیفات سے خصوصی طور پر استفادہ کیا گیا ہے اور بعض مضامین انہی بزرگوں کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ کتابچہ کا باقی حصہ مؤلف ناکارہ کا اپنا ذوق ہے، جس پر عند اللہ وعند الناس یہ ناکارہ ہی مسئول ہے۔

مہر حسین بخاری



الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ
النَّبِيِّ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْكَرَمِيِّينَ،
وَأَعْتَنَى اللَّهُ عَلَى أَعْدَائِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ط

امّا بقصد

علمائے اسلام نے کتابوں میں لعنت یزید پر علیہ یا یسختی پر مستقل بحث کی ہے۔ بعض اہلسنت کی رائے یہ ہے کہ شخص معین پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی ناسق اور ظالم ہو۔ بلکہ کافر بھی کہوں گے ہو، جب تک اس کے خاتمہ علی الکفر کا یقین نہ ہو۔ جیسے ابو جہل اور ابولہب وغیرہ۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے اسے توبہ نصیب ہو گئی ہو۔ اور کافر بھی لعنت کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ جتنی دیر اس کافر پر لعنت کا درکھا جائے اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ اتنی دیر تسبیح و تہلیل یا درود و شریف پڑھ لیا جائے۔ بعض علمائے اہل سنت نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً قاضی ابویوسفؒ، ابن الجوزیؒ، علامہ افتخاریؒ، علامہ سیوطیؒ، فقید الکلبا براسیؒ، قاضی شمس الدینؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ وغیرہ اکابرین جواز کے قائل ہیں، البتہ امام غزالیؒ نے سختی سے انکار کیا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ سے دو قول منقول ہیں۔

قاضی ابویوسفؒ نے جواز لعنت پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور شیخ عبدالمغیت نے عدم جواز پر ایک کتاب لکھی ہے، جبکہ علامہ ابن جوزیؒ نے اس کے رد میں ایک مفصل کتاب لکھی ہے، جس کا نام ہے
«الرد علی المتعصب العنید المانع لآدم یزید»

غزالی صاحب نے یزید پر لعنت کی ناجائز حاکمیت کی ہے۔

ظلم یزید اور فسق یزید پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی پیشگوئیاں

مندرجہ ذیل احادیث میں ظلم یزید اور فسق یزید کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

۱: عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرہلک الناس ہذا الخی من قریش قالوا فاما مصرنا قال نوال الناس اعتزلوہم صحیح بخاری ص ۵۰۹ و ۵۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلاک کروں گا لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ۔ لوگوں نے عرض کی۔ پھر ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا: کاشم یہ لوگ ان سے جدا ہو جائے۔

۲: قال ابو ہریرۃ سمعت الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یرہلک امتی علی ایدی اغیلیمہ من قریش علی ایدی اغیلیمہ من قریش صحیح بخاری ص ۵۰۹ و ۵۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میری امت کی ہلاکت چند قریشی نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

”ہلاکت امت کی تشریح و اغیلیمہ من قریش کی تائید“

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہلاکت امت کی تشریح کے سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے۔

قال ان العترة ہمد ہلکتہم ای فی دینک و ان عصیتہم ہمد اہلککم ای فی دنیاکم

فرماتے ہیں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے یعنی باغی بنو دین کے اور اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو دنیا میں ہلاک ہو جاؤ گے۔

اور فسق یزید تو بہر حال مسلم ہے۔ راقم السطور کو کسی معتقد بزرگ کی تفسیر نہیں ملی جس نے یزید پلید علیہ مایستگی کو امام عادل و خلیفہ راشد کہا ہو اور اس کے ظلم و تعدی اور اس کے فسق و فجور کا صریح انکار کیا ہو۔

البتہ قاضی ابو بکر ابن عربی کی عبارت سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ یزید علیہ اللعنة کی عدالت کے قائل ہیں اور اس کی طرف فسق و فجور کے انتساب سے بھی اجتناب کرتے ہیں۔ فخریات پر تو قدغن قائم نہیں کی جاسکتی مگر جہاں تک ان کے استدلال کا تعلق ہے وہ بہر حال تاریک بکوت سے بھی زیادہ کمزور ہے قاضی صاحب کی دلیل یہ ہے کہ لیث بن سعد نے یزید پلید کو امیر المؤمنین کے لفظ سے ذکر کیا ہے، اگر وہ عادل نہ ہوتا تو لیث بن سعد اسے امیر المؤمنین نہ کہتے۔ یہ استدلال نہایت کمزور ہے اس لئے کہ بعض دیگر حضرات نے بھی یزید علیہ اللعنة کو امیر المؤمنین لکھا ہے مگر وہ خود یزید پلید کی تفسیق کرتے ہیں۔ مثلاً ابن حزم نے جبرۃ الانساب ص ۱۱۲ میں لکھا ہے کہ:

وولہ معاویۃ امیر المؤمنین یزید امیر المؤمنین وکان قبج الاثاری فی الاسلام اور پھر وہ آثار قبجی بیان فرماتے۔

غرض ملے امت و اکابر ملت یزید پلید علیہ مایستگی کی تفسیق پر متفق ہونے کے ساتھ ساتھ انکار یزید اور لمن یزید کے بارہ میں مختلف ہوئے ہیں۔ جو بزرگ شخص معین پر لعنت کے قائل ہیں وہ یزید پلید علیہ اللعنة پر لعنت کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ اور جو شخص معین پر لعنت کے قائل نہیں وہ یزید پلید یا کسی بھی دوسرے پر لعنت کو جائز نہیں سمجھتے۔

پس ثابت ہوا کہ یزید پلید علیہ اللعنة اپنے افعال و عیوہ و انصاف شنیع کی وجہ سے مستحق لعنت ہے۔ اور جن بزرگوں نے لعنت سے مخالفت کی ہے وہ اہل السنۃ کے ایک ضابطے کے تحت کی ہے۔ انہوں نے صرف یزید پر لعنت سے نہیں منع کیا کہ یزید خلیفہ راشد تھا یا امام عادل تھا۔

وہ بزرگ بھی اس کے قائل ہیں کہ یوں کہہ لو، قاتلان حسینؑ پر خدا کی لعنت، بہر حال ہم اب ترتیب وار یزید پلید علیہ مایستگی کے بارہ میں فسق و فجور اور لعنت کے جواز کو لکھیں گے۔

یہاں تک کہ یزید پلید علیہ اللعنة کی تفسیق پر متفق ہونے کے ساتھ ساتھ انکار یزید اور لمن یزید کے بارہ میں مختلف ہوئے ہیں۔

باز عاق النفس او بالمال او بعصا

۱۱ کے زود تمہیں بلک کر دیں گے یعنی باعتبار دنیا کے

فتح الباری ج ۷ ص ۱۳۱ نفس کے تلف کر دینے یا مال کے یا دونوں کے ضائع کر دینے

شاید اسی وجہ سے وہ امرا جو کہ یقین نہیں فرماتے تھے بلکہ کیا کرتے تھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ امرا جو کہ انہوں سے بھی واقف تھے۔

چنانچہ صحیح بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے، فَوُثِّقْتُ لَأَسْمِعِيَهُمْ، اگر میں چاہوں تو ان کے نام تک بیان کر دوں۔ صحیح بخاری ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو دغا محفوظ کئے ہیں، ایک کی اشاعت کر دی اور دوسرے کی اشاعت کر دوں تو اندیشہ ہے کہ یہ بلوم (رگ حیات) کاٹ دی جائے۔ اما الآخر فلو شئت قطع لهذا البلوم

(صحیح بخاری ص ۲۳)

یہاں یہ یاد رہے کہ رگ حیات کٹ جانے کا یقین حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو در خلافت حضرت معاویہؓ میں ہے، کیونکہ آپ نے سلسلہ میں وفات پائی اور حضرت معاویہؓ نے سلسلہ کے آخر میں وفات پائی۔ دوسرے دعا العلم میں امرا جو کہ اس وقت تھے اور حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ انہیں مراحتہ بیان کرنے فقہ سمجھتے تھے، البتہ گناہ ان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

مولانا احمد علی محدث سہارنپوری اسی روایت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:

كانت ابوهريرة سيرة يكتفي عن بعضهم بقوله
احذوا بالله من راس الستين و اماراة
الصبيان لشيو به الى خلافة يزيد بن معاوية
حضرت ابوہریرہؓ گناہ بعض امرا جو کہ طرف اشارہ کرتے تھے، شلا فرمایا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں سلسلہ کے آخری حصہ انہوں کی امارت سے یزید بن معاویہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:-

فی رواية ابن ابي شيبة ان ابا هريرة
كان يمشي في الاسواق ويقول اللهم لا
ابن ابي شيبة کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بازاروں میں چلتے اور دعا کرتے تھے، اے اللہ

تحد کنی سنة ستين ولا اماراة الصبيان مجھے سلسلہ اور امارۃ الصبيان نہ پائے۔

فتح الباری ج ۷ ص ۱۳۱

حضرت ابوہریرہؓ کی دعا مقبول ہوئی اور سلسلہ میں فوت ہو گئے اور امارۃ الصبيان سے بچ گئے سلسلہ کے آخر میں حضرت معاویہؓ نے وفات پائی اور یزید بن معاویہؓ کی خلافت سے امارۃ الصبيان کا آغاز ہوا۔ اور بھی وہ افضل من قریش کے مصداق ہیں جن کے ہاتھوں امت کی ہلاکت مقدر تھی۔

نوٹ:- امارۃ الصبيان اور امارۃ السفہاء کے الفاظ سے مرفوع حدیث بھی ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ الھیتی لکھتے ہیں:-

وفی رواية صحيحة اني اتخوف على امتي
ست خصال، اماراة الصبيان وفی
رواية من اماراة السفهاء و صحیح اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لکعب بن عجرة اعاذك
اللہ من اماراة الصبيان
ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں امت پر چھ چیزوں سے خائف ہوں۔ ایک بچوں کی حکومت سے اور ایک روایت میں ہے عقول کی حکومت سے، اور صحیح روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہؓ کو فرمایا تھا: اعاذك اللہ من اماراة الصبيان (تفہیم الجنان ص ۵۹)

حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیتی لکھتے ہیں:-

امارة الصبيان اور اماراة السفهاء کی حدیث امام احمد، بزار اور طبرانی نے اوسط اور کبیر میں روایت کی ہے۔ وَ اَحْذُوا اسنادی اکبیر رجالہ رجال الصبیح (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۳۵)
اعاذك اللہ واعیذك من اماراة الصبيان کی روایات امام احمد نے نقل کی ہیں۔
(مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۹۹)

علامہ ابن حجرؒ الھیتی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:-

وفی حدیث رواہ ثقات نفوذ باللہ من
راس الستين وفی رواية من سنة
ایک حدیث میں ہے جس کے راوی ثقہ ہیں کہ فرمایا اے اللہ! ان پناہ تجھے میں سلسلہ کے اخیر سے اور ایک

ستین ومن امارۃ الصبیان
روایت میں ہے سندہ اور امارۃ الصبیان سے۔

(تفسیر الجہان ص ۵۹)

عن حذیفۃ بن یمان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا علی البواب جہنم من اجابہم ایہا قدوہ فیہا

(صحیح بخاری ص ۱۵۲)

صحیح بخاری کی یہ حدیث ایک طویل روایت کا ٹکڑا ہے کہ انتہ پر کچھ ایسے حکمران بھی ہوں گے جو دعا علی ابواب جہنم کا مصداق ہوں گے۔ جو ان کی اجابت کرے گا وہ انہیں جہنم میں پھینک دیں گے کہ دعا علی ابواب جہنم وہی افیضہ من قریش اور صبیان نوخیز حکمران ہیں جن سے حضرت ابو ہریرہؓ پناہ دیتے ہیں جو سندہ کے بعد ہوں گے۔ (ان اطعموہم ہلکتم ای فی دینکم)

روایت اولی وثانیہ کی سند میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطف بعدو الستین اضاعوا الصلوات واتبعوا الشهوات فسون یاتون غیا

(سند الام احمد ج ۳ ص ۳۸۹، البدایہ والنہای ج ۸ ص ۲۳۲، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۳۸)

علامہ البیہقی اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں، رواہ احمد و رجالہ ثقات (جمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۳)

لا راجح الاثر فخرت من بعدہم اذ فیہ فی تفسیر میں اس روایت کو نقل فرما رہے ہیں۔

اخیر جذا احمد و ابن المنصور و ابن ابی حاتم و ابن جہان و الحاکم و صحیحہ و ابن مردودیہ و البیہقی فی شعب۔

(تفسیر فتح الباری ج ۳ ص ۲۷۹)

عن سعد بن ابی وقاص قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکید اهل

المدینۃ احد الا اتباع کما ینماخ اللع

فی الماء۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۲)

عن سعد بن ابی وقاص و ابی ہریرۃ

رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یسیر احد اهل المدینۃ

بسوۃ الا اذا بدت اللہ فی النار ذوب

الرماس۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۵، مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۸۵)

عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اهل

المدینۃ بسوۃ اذا بدت اللہ لایذوب اللع

فی الماء۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۲، مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۹۹، مسند احمد ج ۳ ص ۲۵۵)

اس روایت کے متعلق علامہ البیہقی لکھتے ہیں۔

قلت روئی ابن ماجہ طرفاً منہ و رواہ البزار و رجالہ الصمیم

(جمع الزوائد ج ۲ ص ۲۰۹)

مسند احمد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل روایت مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے ابن

ماجد اور امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

من جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخاف اهل

المدینۃ ففقد اخاف ما بین جنی

کبا اس نے میرے دل کو خوفزدہ کیا جو میرے پیلوں ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اس نے میرے دل کو خوفزدہ کیا جو میرے پیلوں ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ

فرماتے تھے: "اذا ذکرہ کا کوئی بھی اہل مدینہ سے ملے کچھ

جانے کا جیسے تک پانی میں گھٹکا ہے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ

عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا مگر کہ

اللہ تعالیٰ اسے آگ میں پگھلا دے گا۔ جیسے تلی آگ میں

پگھل جاتی ہے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۵۴ و ۳۹۲)

یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ المصنفی لکھتے ہیں:-

رواہ احمد و رجالہ رجال الصیح ۳۹۲

”یزید پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت“

(۱) عن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فاختة من اهل المدينة واخافهم فاحقهم وعليه لعنة الله وملكته والناس اجمعين، لا يقبل منه صرف ولا عدول

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی اس اللہ جس نے اہل مدینہ پر ظلم کیا اور انہیں خوفزدہ کیا تو بھی اسے خوف نہ ہو کہ اس پر اللہ کی لعنت تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت مناس کے فرض قبول نہ اس کے قتل قبول۔

(رواہ طبرانی فی الادب و رجالہ رجال الصیح بمعنی ۳۹۲)

(۲) عن السائب بن خالد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخاف اهل المدينة اخاف الله عز وجل وعليه لعنة الله وملكته والناس اجمعين، لا يقبل الله منه بلوم القيامه صرفا ولا عدولا

سائب بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ عزوجل اسے خوفزدہ کرے گا۔ اس پر اللہ کی لعنت اور لوگوں اور سب فرشتوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

حضرات سعد بن ابی وقاصؓ، ابو ہریرہؓ، عمر فاروقؓ، جابر بن عبد اللہؓ، عبادہ بن صامتؓ اور سائب بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات کا اولین مصداق یزید بن معاویہ ہے۔ اور اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنے والا پہلا شخص یزید بن معاویہ ہی ہے۔ واقعہ حرہ اس کا بین ثبوت ہے۔

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ قاتل ملعون یزیدؓ کو اللہ رکعت نہ دے کیونکہ اس نے میرے پاس سے اپنے حسینؑ کے

ساتھ بغاوت کی اور انہیں شہید کر دیا۔ حسینؑ کی تربت کی مٹی میرے پاس لائی گئی اور مجھے ان کا ناقل بھی دکھایا گیا اور جہاں گیا کہ جن کے سامنے حسینؑ قتل کئے جائیں گے وہ ان کی مدد نہ کرے گی اور اسی سبب سے اللہ نے ان پر ایک عام عذاب مسلط کر دیا ہے۔ (ابن عساکر بحوالہ ثبوت بالسنۃ ص ۲۷ مترجم)

”یزید پلید کے بارہ میں صحابہ کرامؓ و تابعین عظام علیہم الرحمۃ و العزوات کی آراء و مبارک کہ“

گزشتہ صفحات میں ہم نے کرام پڑچکر کی زبرد علیہ علیہ سلمتی کے ظلم اور فسق و فجور کے بارے میں جناب صادق الصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئیاں فرمادی تھیں اب ذیل کی سطروں میں بعض مشہور صحابہ و تابعین کا تفصیلی تذکرہ کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ روایات الہی کے آئینہ (ہذا المحی من قریش) (ایحیاء من قریش) (خلف بعد الستین) (رأس الستین و امارۃ الصبیات) (من ظلم اهل المدينة و اخافہ) کا پورے حقائق پر اکو جس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دہل گیا اور اسے بیان کرتے وقت لسان نبوت مرتعش ہو گئی تھی اور آپؐ نے فرمایا تھا: لو اعترفت الناس عنصرہ اس عکس سے صحابہ کرامؓ نے یزید علیہ لعنہ کی ذات کو مشخص کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرام کو یہ مجھے میں مدد دی گی کہ زبان سے یہ پیش گوئیاں سن کر صحابہ کرامؓ یزید پلید کو ہی ان کا مصداق جانتے تھے۔

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ:۔ ان کے سامنے یزید پلید علیہ سلمتی کی و بعدی کا نصیہ پیش ہوا تھا۔ یزید کے گرد، عداوت و اظہار سے بھی بخوبی واقف تھے۔ انہیں یقیناً معلوم تھا کہ جناب صادق الصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات یہ ملک اناس هذا المحی من قریش، ایحیاء من قریش، و من اخاف اهل المدينة کا اولین مصداق یزید علیہ لعنہ ہے۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں یہ بھی ہے، لو شئت لا مصیہ لہ، اگر میں چاہوں تو ان کے نام تک بتو دوں مگر فرماتے ہیں اگر میں ان کی اشاعت کروں تو میری شہرہ گاہ کاٹ ڈال جائے۔ قطع هذا البلعوم اور دعا کرتے تھے کہ اسے

اللہ مجھے سلسلہ اور امامۃ العصبان کا زمانہ نہ پاسکے۔ چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور ۱۹۵۷ء میں انتقال فرما گئے۔

(۲) حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو خلافت پر بیٹھنے سے منع کیا۔ یہ بزرگوار بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے آئینہ میں یزید پد کی تصویر دیکھ رہے تھے اور اس کے ظلم و فساد، فسق و فجور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے۔ چنانچہ روایت فرماتے ہیں :-

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خلف بعد الستين اضعوا الصلوات واتبعوا الشهوات، فسوف يلقون غيا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے ستیہ کے بعد اہل حکمرانی ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے۔ غفریب وہ ہیں گے اگر اچھی کو۔

(مسند امام اوج ۳ ص ۳۸، تفسیر ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ص ۲۲، تفسیر فتح القدر ص ۳۲۹، ۳۳۰، مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۳۱)

حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کے متعلق قائل ہیں جیسے کا جو واقعہ نقل کیا ہے وہ تدمر میں کوہر پیر دینے کے لئے لکھا ہے یا تھا بل عارفانہ سے لایا ہے۔ کیونکہ حافظ ابن کثیر دمشق میں رہنے کی حیثیت سے بڑا مدینہ کے زیادہ طرف دار ہیں۔ ایسی متعدد روایات البدایہ والنہایہ میں موجود ہیں جو بھی اور شامی رواۃ سے پہنچی ہیں۔ وہ کبھی کبھی حضرت علیؓ کو جناب مصنیفؒ کے فضائل یا ابنی امیہ کی خدمت میں لکھ کر کے خوراک دیتے ہیں کہ لایکھجے (یہ صحیح نہیں ہے) اور بغیر دلیل کے اس کو مسترد کر دیتے ہیں۔ یا روایات مناب کی ضعیف تاویل کرتے گتے ہیں یا پھر آخری حربہ استعمال کرتے ہیں کہ یہ شیعوں اور یوں کی کارروائی ہے۔ اور کبھی تو ایک قدم اس سے آگے بڑھا کر حضرت مبارکؓ کو دیزید کی خوبیاں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور آل رسولؐ کی فضیلت کی حدیثوں میں غرابت و ضعف دکھاتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حافظ ابن کثیر کو عربوں کے منافق بنانے اور آل محمدؐ کے منافق کو کمزور کر کے پیش کرنے کا بڑا شوق ہے۔

بات البرسجد ندری رضی اللہ عنہ کے ساتھ یومِ حرہ میں میسر آنے والے واقعہ کی نقل اور ابنِ کثیر

ہر انکسارت لہی ہو گئی۔ شیخ عبدالحی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جو واقعہ نقل کیا ہے، اسے حلقہ فرمائیں۔
 اس اندوہناک واقعہ (واقعہ حرو) کے بعد جب لوگوں نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ
 کو دیکھا تو ان کا چہرہ مسرت نبوی سے خالی تھا۔ (ایش خمار) دریافت کرنے پر فرمایا کہ یہ بھی واقعہ حرو
 کی نند ہو گئی۔ فرمایا شامی فوج کا گروہ میرے گھر میں آگیا اور جو تہہ آبا سوار اے گیا جیساں تک کہ گھر کا
 مقنا کر دیا۔ اس کے بعد دوسری تیزی سے جناحت آئی اور انہیں گھر میں کوئی چیز نظر نہ آئی تو ان کے قہر و غضب
 کی آگ بھڑک اٹھی اور کچھ پر ٹوٹ پڑے اور میری دھڑکی کا ایک ایک بال اکھیر دیا اور مجھے اس حال میں
 کر دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔
 (جذب القلوب ص ۱۱)

فرز نور اسلام حضرت یزید علیہ السلام کے چچا ہیں۔ یہ بھی بحث سے متعلق نہیں مگر حضرت ابوسعید خدریؓ کے بیان میں واقعہ حرہ کا ذکر آگیا ہے تو مناسب خیال کرنا ہوں کہ صرف دو سو اے واقعہ حرہ کے پیش کر دوں تاکہ یزید علیہ السلام کے ہم نواؤں کو کچھ عبرت آئے۔ جنہیں ناموس رسالت سے ناموس صحابہ کا زیادہ منکر ہے۔ بلکہ تمام صحابہ کا بھی نہیں وہ تو صرف بیل نگار رکھا ہے۔ حضرت معاویہؓ اور یزید علیہ السلام کو پکانے کے لئے اگر تمام صحابہ کو بھی قربان کرنا پڑے تو یہ یزیدی گروہ اس سے بھی نہیں ملتا۔

” واقعہ حرہ کا مختصر تذکرہ “

امام قرظیؒ نے واقعہ حرم کے نتائج و ثمرات کو بیان کیا ہے جسے پڑھ کر کھچو نہ کہو کہ آتا ہے اہل حیرت و استیسا سے روکنے و ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ امام موصوف بیان کرتے ہیں کہ حضرات انصار و مہاجرین اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو چھوڑ کر ایک بڑا رسالت سورتحت لکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی اور اہل بیت کو تیغ کیا گیا اور سات سو حجاز قرآن کریم نیز ستائیس سو درہان قریش کو ظلم و ستم کی تلوار سے قتل کیا گیا۔ فق و فساد اور زنا کا بازار گرم تھا۔ حد یہ کہ اس واقعہ کے بعد ایک ہزار عورتوں نے زنا کی اور ادھنی۔ اور امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹھس مسجد میں گھوڑے چرائی دیتے تھے اور غضب یہ کہ روضہ پُر نور اور نبر شریف کی درمیانی جگہ جسے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضۃ

من ریاض الجنة فرادیس وہاں شامی فوج کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے۔ (العیاذ باللہ)
 امام قرطبی اس دل خراش واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے ظلم و جور اور قتل عام کے باعث حبشہ
 مطہرہ آدمیوں سے خالی اور ویران ہو گیا۔ اس پاک شہر کے پھل، میوے اور خوشے جو پالوؤں کی غذا ہوتی تھی، کتے
 اور دوسرے جانوروں نے مسجد شریف میں رہنا شروع کر دیا۔ (مذہب القلوب ص ۲ وغیرہ)

صاحب اجز المسالک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمہ اللہ فی تالیف مناقب نصاب رحمۃ اللہ علیہ نے اجز
 المسالک شرح مؤلفہ امام مالک میں واقعہ عمرہ کی جو ہر ناک تفصیل کتاب المیراث واقعہ کی شرح کی بیان فرمائی
 ہے، وہ نہایت ہی دلورز ہے اور بہت لمبی ہے خوف طوالت سے اس کا ترجمہ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

یزید کا لشکر جو مدینہ پر حملہ آور ہوا اس میں ستائیس ہزار سوار اور چند ہزار پیادہ تھے۔ تین دن تک
 قتل و غارت گاہاں گزر رہا۔ دو ہزار خواتین کی آبروریزی ہوئی۔ فریضہ و انصار کے سات سو نہاں افراد شہید
 ہوئے۔ اور مالی، عورتوں و بچوں کے مقتولین کی تعداد دس ہزار تھی۔ حضرت سعید بن مسیب کا صحیح بخاری
 میں بیان ہے کہ اصحاب حبشیہ میں سے کوئی نہ بچا۔

عبد اللہ بن خلفہ غسیل الملوک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ خدا کی قسم ہم یزید کے خلاف اس
 وقت اٹھے جب ہم ڈرنے لگے کہ ہم پر پتھروں کی بارش نہ ہو۔ یہ شخص (یزید) اسماءت اولاد سے نکاح
 رہتا تھا، شراب پیتا تھا اور نماز کو ترک کر دیتا تھا۔ (اجز المسالک جلد ۵ ص ۳۵)
 یہی واقعہ حرہ وغیرہ کے مظالم دیکھ کر بعض محدثین و علمائے یزید پلید علیہ اللعنة پر کفر کا حکم لگایا
 ہے اور لعنت کو جائز رکھا ہے۔

(۲) حضرت جابر بن عبد اللہ اور ان کے دو بیٹے :- انہوں نے بھی خلافت یزید کے مناظر
 لمحہ اور شرارت خلافت یزید پلید کا ذائقہ چکھا۔ جناب العادق الصدوق علیہ السلام کے
 ل (من اخاف اهل المدينة) جس نے اہل مدینہ کو خائف کیا اس پر عہدہ دل کو میرے پہلوؤں

میں خوفزدہ کر دیا، کو یزید پلید پر منطبق کیا اور امام احمد نے اس قول کو روایت کیا۔ (مسند ج ۳ ص ۳۳)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے عطا کردہ ایک اوقیہ سونے کو ایک بٹوے میں محفوظ کر رکھا تھا (فقلت لا انفارقنی زیادۃ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلکان فی کیس لی فاخذت اھل الشام)
 یعنی میرا اپنے دل سے جہد تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عطیہ کو اپنے سے جدا نہیں ہونے دوں
 گا لیکن وہ بھی یوم عمرہ کو شامیوں نے لوٹ لیا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۹۹، مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۱۲ ص ۳۹۹)

معلوم ہوا ہے بزرگوار بھی یزید پلید کے مخالف تھے۔

(۴) حضرت معقل بن سنان الاشجعی رضی اللہ عنہ

ابن قتیبہ ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزوفہ فتح مکہ میں حاضر ہوئے اور
 یوم حرہ تک زندہ رہے اور سلم بن عقبہ کے حکم سے نوفل بن مساحق نے قتل کیا کیونکہ یہ یزید پلید علیہ اللعنة
 پر لعن و تشنیع کرتے تھے اور زانی اور شرابی کہتے تھے۔

(المعارف لابن قتیبہ ص ۲۹۹، اماہ ج ۲ ص ۲۷۲، مناقب ج ۳ ص ۳۳، حیرۃ المناقب)

(۵) حضرت مسور بن مخرمہ :- یہ بزرگ بھی یزید پلید کو شراب نوش کتے تھے اور
 بیعت یزید سے انکاری تھے، یزید کو شرابی کہنے پر انہیں حد بھی لگائی گئی تھی۔

عمر مکہ پر جب یزید پلید علیہ اللعنة کی فوج نے منجیقوں سے سنگباری کی تھی تو یہ بزرگ حطیم
 میں غار چڑھ رہے تھے، وہیں شہید ہوئے۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم :- بلند پایہ صحابی ہیں، حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ کی حکایت فرماتی ہے۔ جب میں وجہ حاکم و خود را کے لقب کو کم سے شہرت

پھر ہونے۔ وحشی کی معیت میں مسند کعب کو قتل کیا۔ یزید پلید کے بھی سخت مخالف تھے، اس لئے یوم حرہ کو شہید کئے گئے۔

(تحقیق النفرہ ص ۱۵۱، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۲۸، شذرات الذهب ج ۱ ص ۴۳۷، وفاء الوفا ص ۱۲۳، المعبرین خبر من غیر م ۲۳ جلد اول)

(۷) حارث بن عبداللہ بن کعب الانصاریؓ:

یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ بیعت رضوان کا شرف بھی حاصل ہے۔ یزید علیہ اللعنة کے شدید مخالف تھے، اس لئے یوم حرہ کو شہید کئے گئے۔ (تخرید اسماء الصحابہ ص ۱۱۱)

(۸) معاذ بن الحارث ابو حلیمہ الانصاریؓ:

بہت بلند مرتبہ صحابی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز تراویح کا امام مقرر کیا تھا۔ یزید پلید کے شدت سے مخالف تھے اس لئے یوم حرہ کو شہید کر دیئے گئے۔

(الاصحاب ص ۱۱۱ حرف الیم القسم الاول)

(۹) فاسح بن حبان اور ان کے بھائی سعد بن حبانؓ:

بلند مرتبہ صحابی ہیں۔ بیعت رضوان کا شرف دونوں بھائیوں کو حاصل ہے۔ دونوں بھائی یزید پلید کے شدید مخالف تھے، اس لئے یوم حرہ کو قتل کر دیئے گئے۔

(۱۰) حضرت عبداللہ بن حنظلہ ان کے آٹھ بیٹے، دو برابر خفی اور تین بھتیجےؓ۔ یہ تمام بزرگوار بھی یزید پلید علیہ اللعنة کے شدید مخالف تھے، یوم حرہ کو شہید ہوئے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۲۸، جہر الکوف ص ۳۳۳، وفاء الوفا ج ۱ ص ۱۲۳، الاستیعاب ص ۱۱۱)

(۱۱) عبدالرحمن بن عثمانؓ۔ یہ بزرگوار صلح حدیبیہ کے روز مسلمان ہوئے۔ جد اللہ بن زبیرؓ کے زبردست حامی تھے اور ان کی معیت ہی میں شہید ہوئے۔ جد اللہ بن زبیرؓ کی مخالفت یزید کو ہر کسی کو معلوم ہے۔ (الاصحاب ص ۱۱۱، تخرید اسماء الصحابہ ج ۱ ص ۴۳۷، شذرات الذهب ج ۱ ص ۴۳۷)

(۱۲) حضرت زبید بن ثابتؓ کاتب وحی اور جامع قرآن کے سات بیٹےؓ۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں۔

قتل لزبید بن ثابت یوم الحرة سبعة اولاد لصلبه، (معارف ابن قتیبہ ص ۲۳) میں قتل کئے گئے۔

اور پوتوں اور نواسروں کی تعداد تو خدا ہی کو معلوم ہے۔ یہ سب بزرگوار یزید علیہ اللعنة کے سخت مخالف تھے۔ یہ تمام تو بطور نمونہ لکھ دیئے گئے ہیں ورنہ ان حضرات کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام یزید پلید کو مفسد طاغی، عاصی اور اسباب ہدایت سے کنارہ کش اور اللہ کی پٹھانہ کا مستحق جانتے تھے۔

(۱۳) حضرت ابو الجہم بن خنیسہ اور ان کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہما۔ (۱۳) محمد بن عمر بن حزم رضی اللہ عنہ۔

(۱۴) حضرت عبد اللہ بن مطیع اور ان کے دو بیٹے۔ (۱۵) محمد بن ابی بن کعبؓ۔ (۱۶) حضرت عبد اللہ بن صفوان، (۱۷) عبد الرحمن بن ابی قتادہ۔ (۱۸) عبد الرحمن بن حوعلیب بن عبد العزیز القرظیؓ۔

(۱۹) محمد بن اسلم بن نجدة الانصاریؓ، (۲۰) عمران بن ابی النسرؓ۔

مندرجہ بالا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یزید پلید علیہ اللعنة کے اتنے شدید مخالف تھے کہ انہیں جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ یہ تمام حضرات یزید کی دلچسپی کی تحریک میں بھی سخت مخالف تھے اور یزید پلید علیہ اللعنة کو اس قابل نہ سمجھتے تھے اور پھر جناب العلق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں بھی سن رکھی تھیں اور یزید پلید ہی کو ان کا مصداق جانتے تھے۔

”اصحاب عشرہ مبشرہ کے ابنائے کرامؓ“

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- عشرہ مبشرہ اور خلفائے راشدین میں سے

اول ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ ہیں۔ وہ بھی جلیل القدر صحابی ہیں۔ تحریک دلایت بزرگ پلید کے شدید ترین مخالف ہیں۔ صحیح بخاری باب التفسیر سورہ احقاف میں ایک روایت ہے کہ جب مروان بن الحکم علیہ السلام نے خطبہ میں بزرگ پلید کی ولعبدی کی تجویز پیش کی تو انہیں برواشت زہر سلا اور دھان خطبہ ہی بول پڑے اور ایسے بولے کہ بزرگ کے علاوہ حضرت معاویہؓ پر بھی برس پڑے اور مسجد میں ہنگامہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ پھر حضرت عبدالرحمنؓ نے ہجاء کرام الرشید حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر تہائی۔ ۳۵۵ھ میں مکہ منکر کے قریب ایک مقام پر فوت ہو گئے۔ ان کی وفات میں ایک شعر ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے حضرت محمد بن ابی بکرؓ ہیں۔ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ربیب ہیں اور حضرت علیؓ کے مشیر خاص ہیں۔ جلیل اور ضعیف میں حضرت علیؓ کے طرفدار تھے۔ پھر حضرت علیؓ نے انہیں معرکہ امیر بنایا مگر عمر و بن العاص نے ان پر حکم حضرت معاویہؓ جرحائی کی اور یہ شہید کر دیے گئے۔ ان کی لاش کے ساتھ بھی بہت برابر لڑکیاں لگا کر انہیں گھر کے چرنے میں بیٹھ کر بٹوایا گیا۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ خلفائے راشدین و مبشرین بالجنتہ کے دوسرے فرد ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ جلیل اور ضعیف کی جنگوں میں گوشہ نشین رہے۔ بزرگ کی ولعبدی کی تحریک کے سخت مخالف تھے۔

صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خندق کی ایک روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے خطبہ میں بزرگ کی ولعبدی کی تجویز پیش کی اور حکمائے لجم میں اور رعب کے انداز میں اس مسئلہ میں مخالفت کرنے والوں کو خبردار کیا۔ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو پا بے تھے۔ مگر غزوہ بدر کے خوف سے بات ان کے حلقہ میں ہلک گئی۔ اس واقعہ کی تفصیل راقم نے ”کھلی چٹھی بنام مولانا قاضی مظہر حسین صاحب“ میں لکھی ہے۔ جب بزرگ مطلب پر گیا تو انارادت خندق کے خوف سے بیعت کر لی۔ مگر ان کے ایک صاحبزادے ابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ تو بزرگ علیہ السلام کے شدید مخالف تھے

اور بیعت بھی نہیں کی تھی اس لئے بوم حرو شہید ہوئے۔ (تاریخ الاسلام ج ۲ ص ۳۵۵) (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ خلفائے راشدین اور مبشرین بالجنتہ کے تیسرے فرد ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادے سید بن عثمانؓ نے بزرگ کی ولایت کے متعلق حضرت معاویہؓ کو سخت مناب کیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ)

ان کے دوسرے صاحبزادے بھی بزرگ پلید کے سخت مخالف تھے۔ ان کا نام عمر بن عثمانؓ تھا۔ بوم حرو میں بزمائے کے سخت مخالف تھے اس لئے زہر جناب آئے۔ مسلم بن عقبہؓ نے کہا کہ اگر تو امیر المومنین عثمانؓ کا بیٹا نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔ پھر حکماء نے ان کی وارثی نوح ڈالی تھی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۳۳) (۴) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ خلفائے راشدین و مبشرین بالجنتہ کے چوتھے فرد ہیں۔ ان کے بڑے فرزند حضرت حسن بن علیؓ ہیں۔ جنہیں بزرگ کی تحریک ولعبدی سے قبل ہی بیعت کا ماہ ہوا کر کے لے آئے انہیں زہر دیا گیا۔ جس سے بزرگوار شہید ہو گئے۔ تاہم یہ لڑکے نے بزمائے کے کس جرم کو کھپانے کے لئے حضرت حسنؓ کی وفات کے متعلق یہ مشہور کر دیا ہے کہ وہ مرضِ جل سے فوت ہوئے۔ راقم السطور نے اس مسئلہ میں اپنے رسالہ ”تفہیم تین برہانات شمس دین“ میں بڑی شرح و بسط سے بحث کی ہے، وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کے دوسرے صاحبزادے سید الشہداء حضرت امام حسینؓ ہیں۔ بزرگ کو فاسق فاجر، زانی، خرابی، تارک الصلوٰۃ اور حرام کاموں کا مرتکب پاکر بزرگ حکومت کے خلاف اعلانِ الجح ادا کیا اور حج اپنے پورے کنبے کے شہید کر دیے گئے۔

(۵) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے زاد بھائی۔ جوادی رسولؐ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کے بڑے صاحبزادے عبداللہ بن زبیرؓ صحابی ہیں اور اسلام میں بعد از ہجرت پہلے رسول ہوئے۔ اول ولادہ لدنی الاسلام (صحیح بخاری ص ۵۵۵)۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گود میں اٹھایا۔ ان کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر کچھوڑے خنیک فرمائی۔ بزرگ کی ولعبدی کی تحریک کے زہر دست مخالف تھے۔ عبداللہ بن زبیرؓ کا پورا گھرانہ حضرت حسین بن علیؓ

کے پورے گھرانے کی طرح یزید پلید کا مخالف تھا۔ حضرت حسینؑ کی مظلومانہ شہادت کے بعد اہل مدینہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے یزید کے ظلم و قہر اور فسق و فجور کے پیش نظر علم بغاوت بلند کیا۔ سب سے کامیاب تحریک عبداللہ بن زبیرؓ کی تھی مگر اہل شام کی بغاوت فرو نہ ہو سکی۔ بالآخر سیدہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ یزیدی شاہی لشکروں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۶) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۔ ان کے بیٹے یعقوب بن طلحہ بھی یزید پلید کے شدید مخالف تھے اور بوم حرہ کو شہید ہوئے۔

(تاریخ الاسلام للذہبی و معارف ابن قتیبہ)

حضرت طلحہ کے پوتے ابراہیم بن محمد بن طلحہ جو اسد المجاز کے نام سے مشہور تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے فرزند تھے اور ان کی طرف سے کوفہ کے عامل بھی مقرر ہوئے تھے، غرض یزید پلید کے سخت مخالفوں میں سے تھے۔

(معارف ابن قتیبہ: ۲۳۲)

(۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۔ یہ قدم الاسلام بھائی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ خود بھی یزید کی ولیعہدی کی تحریک کے سخت مخالف تھے۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمن بن سعید بن زید ہیں۔ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔

(۸) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۔ ان کے ایک لڑکے مصعب بن عبدالرحمن بن عوف کے متعلق بھراحت مذکور ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فرزند تھے اور ان کی حمایت میں ہی شہید ہوئے اور یزید کے سخت مخالف تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۵۵)

ان کے دوسرے لڑکے مسود بن عبدالرحمن اور قیس بن عبدالرحمن بھی بوجہ مخالفت یزید پلید بوم الحرہ کو شہید ہوئے۔

(معارف ابن قتیبہ ص ۲۴، تاریخ الاسلام للذہبی ج ۲ ص ۲۵۵)

(۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۔ ان کا کوئی لڑکا بھائی نہیں۔ عمر بن سعد بن ابی وقاص ان کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پیدا ہوا، مگر انہی

بہشت واقع ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دیکھ کر فرمایا: (قَالَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاٰكِبِ) میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سوار کے شر سے۔

(مجمع مسلم ج ۲ ص ۲۵۵)

(۱۰) حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۔ حضرت عبید بن الجراح امین ہذیلہ الامۃ کے لقب سے ملقب ہیں، مگر ان کی کوئی اولاد یزید کے دور حکومت میں بقید حیات نہ تھی۔

”یزید پلید کے بارہ میں تابعین عظام کی آراء مبارکہ“

(۱) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا عمل ۱۔

انہ صرب من سمنی یزیدؒ جس نے یزید کو امیر المؤمنین کہا اسے عمر بن عبد امیر المؤمنین عشرین سو دن

(تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۹۱، الرضی اباسم ص ۱۹، العواصم المحرقہ ص ۲۲، تاریخ الاسلام للذہبی ج ۳ ص ۱۰، اخبار الدول و آثار الاول ص ۱۳)

(۲) حضرت حسن بصریؒ رضی اللہ علیہ کا قول ۱۔ حضرت حسن بصریؒ مشہور صحابی ہیں اور سراج بہا ہیں۔ یزید پلید علیہ لعنتہ کے متعلق فرماتے ہیں ۱۔

”خدا ان کا ناس کرے، کیا وہی نہیں ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کو حلال کر لیا اور تین دن تک اس کے باشندوں کا قتل عام کرتے پھر ۱۰ اپنے بھائی اور قبیلہ سبائیوں کو اس میں سب کچھ کر گزرنے کی چھوٹ دے دی اور وہ شریف دیندار عورتوں پر حملہ کرتے رہے اور کسی حرمت کی جنگ کرنے سے نہ رکے۔ پھر بیت پر چڑھ دوڑے اسی پر سنگ باری کی اور اس کو آگ لگائی، ان پر خدا کی لعنت ہو اور وہ برا انجام دیکھیں۔“

(ابن الاثیر ج ۳ صفحہ ۱۷۷، تذکرہ عبد الوہاب شعرانی ص ۱۱۵)

حضرت حسن لمیری رحمۃ اللہ علیہ نو یزید پلید پر لعنت کر رہے ہیں اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ یزید پلید کو خلیفہ راشد کہتے والوں کو بین کوڑوں کی سزا دے رہے ہیں۔ ان جلیل القدر تابعین کے علاوہ حضرت خالد بن عفرانؒ، حضرت ابراہیم النخعیؒ وغیرہ تابعین بھی یزید پلید کے ظلم و تعدی اور فسق و فجور کے قائل ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں، (الروض الباسم ص ۱۹۳، اسحاق الراغبین ص ۱۹۳)

”لعنت یزید اور فسق یزید پر گھر کی گواہیاں“

(۱) یزید پر اسکی والدہ کی لعنت: یزید پلید مالستنی دنیا میں اتنا بد بخت انسان تھا کہ اسکی والدہ، اس کا اپنا حقیقی بیٹا، دیگر کئی رشتہ دار مثل ابن زیاد، مروان اور حجاج بن یوسف جیسے ظالم ازلی بد بخت بھی یزید پلید علیہ مالستنی کو فاسق ناجور اور ملعون تصور کرتے تھے۔ یہ لوگ بھی جس کو فاسق، ناجور، زانی، شرابی اور ملعون ٹھہرائیں تو اس کی شقاوت اور فسق و ضلال کا کیا حال ہو گا۔

یہ بات ملاحظہ فرمائیے کہ یہ مالستنی عالم مفسد و فاسق ہے۔

کم از کم ان کے بارہ میں نو دور حاضر کے نامی یہ بہانہ نہ بنائیں گے کہ یہ حضرات شیعہ تھے اور سیاسی اغراض سے یزید پر لعنت بھیجتے تھے۔

والفلق یزیدیشی و فاختہ تبعہ
بصرھا، ثم قالت! لعن اللہ سواد
حقاقی امک، فقال معاویہ: اما انہ
لخیبر من ابنائے عبد اللہ
(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۴۷)

ناخت حضرت معاویہ کی زوجہ کا نام ہے۔ دوسری چیز یہاں قابل وضاحت یہ ہے کہ تیری ماں کی

بندگیوں کی نشانی، یہ کیا ہے بیٹا ہونے سے، جس سے مروان بن معاویہ ہے اور حضرت معاویہ نے اس کی طرح تردید بھی نہیں کی، کیونکہ تردید صورت میں (لاواللہ) ہوتا۔

(۲) معاویہ بن یزید کا خطبہ: یزید پلید علیہ اللعنت کے بیٹے کا نام بھی معاویہ تھا۔ یزید پلید کے بعد جب اسے والی بتایا گیا تو اس نے ایک درد انگیز خطبہ دیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ومن صلاحہ الطاهر انہ لما ولی صعد
المندب فقال ان هذه الخلفاء جبل
اللہ وال آجودی معاویہ، نازع الامور

اصحابہ ومن هو احق بہ منه علی
بن ابی طالب و ركب بكم ما تعلمون
حتی اتتہ منیتہ فصارت فی قبرہ رھیناً
بذلوبہ ثم قلد ابی الامر و کان غیر

اصحابہ لہ و نازع ابن بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقصف عسوف
وانبتر عقبہ و صار فی قبرہ رھیناً
بذلوبہ ثم ركب ابی الامر و کان غیر

الاصوار علینا علما بسوء مصرعہ و بس
منقلبہ و قد قتل عترتہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و اباح الخمر و ضرب
الکعبۃ و لم اذق حلاوة الخلفاء فلا اقلد

مروان تھا فشانکم امروہ و اللہ لئن
کانت الدنیا خیر افضولنا منها

سب سے بڑی مصیبت تم پر یہ ہے کہ ہم اس کے
ٹھکانہ کی برائی کو جانتے ہیں اور یہی کی بازگشت
بری ہے بتحقیق اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی محنت کو قتل کیا اور شراب کو مباح
سمجھا اور کعبہ کی تخریب کی۔ میں نے خلافت کی حفاظت
نہیں کبھی، پس اس کی نفی کا علاوہ اپنی گردن میں

حفاظاً ولئن كانت شراً فلفظ ذریعۃ الی
سفیان ما اصابوا منها ثم تغیب فی
منزلہ حتی مات بعد اربعین یوماً۔
(المصالح الموقوتہ ص ۲۲۷) جزۃ الجنان ج ۱ ص ۵۵
مذبح دول الاسلام ج ۱ ص ۶۹۔ مختصر احادیث الملوک
المدنی ج ۲ ص ۵۵۔ بحوالہ تاریخ الخلفاء (مضامین)

(۳) لفظہ نا تحقیق زیاد اور ابن زیاد کی رائے ۱۔ قضیہ استیلا کے بعد زیاد کو
جب ابوسفیان کا بیٹا قرار دے دیا گیا، تو حضرت معاویہ کا بھائی بن گیا۔ (قضیہ استیلا بھی ایک عجیب
داستان ہے۔ زیاد کی ماں سمیہ اور ابوسفیان کے زمانہ پر شہادتیں دے کر حضرت معاویہ نے زیاد کو اپنا بھائی
بنالیا۔ یہاں اس واقعہ کی تفصیل کی جگہ نہیں ہے اور مزید بحث ہمارے موضوع سے متعلق ہے۔ اگر قارئین اس
واقعہ کو تفصیلی طور پر دیکھنا چاہیں تو قضیہ الامت ترجمان اہل سنت مولانا سید لعل شاہ بخاری مدظلہ
کی کتاب "استخلاف یزید" کا مطالعہ فرمائیں۔) صاحب کرام اور تابعین عظام نے اس مسئلہ میں حضرت
معاویہ پر تکیہ بھی کیا ہے اور زیاد پر لعنت بھی۔ اور ابن زیاد پر خود یزید پلید نے بھی لعنت کی ہے۔ مدعا یہ ہے
کہ یہ دونوں باپ بیٹا بھی ملعون ہیں۔ اب ان ملعونوں کے تاثرات یزید ملعون کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔
حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :-

فکدر زیاد ذلک لما یلعن من لعب
یزید و اقبالہ علی اللعاب والعیو۔
ایک کھلے مارا کا ہے اور کھیل کود اور شکار کا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۷۹)

یہ تو ابتداء تھی، عبید اللہ بن زیاد علیہ اللعنت کی حکومت کے استحکام کے لئے نواسہ
رسولؐ، جگر گوشہ بڑوں حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا ارتکاب کیا۔ لیکن جب بعد میں اہل
مدینہ اور اہل مکہ بھی یزید پلید کی بیعت توڑ کر مخالف ہو گئے تو یزید پلید نے عبید اللہ بن زیاد کو گلہا کہ

کہ مکہ پر حملہ کر کے ابن زبیر کا مہر کرنا ہے تو ابن زیاد ملعون نے انکار کر دیا اور کہا کہ :-

واللہ الا جمعہما للفا سق ابد اقل
ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمہ واغزو البیت الحرام
اللہ کی قسم فاسق کے لئے میں ہرگز دو چیزوں
کو جمع نہیں کروں گا۔ نبیؐ کے نواسے کو بھی قتل
کروں اور بیت الحرام پر حملہ کروں۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۷۹)

(۴) حجاج بن یوسف کی رائے :- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جوہر اللہ البانہ

ج ۳ ص ۲۱۵ میں حجاج بن یوسف کو منافق اور فاسق لکھا ہے اور نظم حجاج کو مشہور و معروف ہے۔

حجاج بن یوسف جیسے منافق بھی یزید پلید علیہ اللعنت کے فسق و فجور کا قائل ہے۔ صاحب العقد الفرید
لکھتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے خالد بن یزید کو کہا تھا کہ :

انا الذی ضرب مائتہ بسیفی هذا
کلہم یشهدون علی ابیک بالکفر و
شراب الخمر حتی اقر و ابانہ
میں وہی شخص ہوں جس نے ایسے سوار شاہ کو
اپنی اس تلوار سے مارا جو تیرے باپ پر کفر اور
شراب نوشی کی گواہی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ
لوگوں نے میری تلوار کے خوف سے اقرار کیا کہ

(العقد الفرید ج ۷ ص ۲۷)

قارئین! کیا یہ ایک سو مقتول اور واقعہ حرہ کے ہزاروں شہداء جو یزید پلید کو فاسق نامہ، شراب نوش کا فخر
ملعون اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والا جانتے تھے۔ کیا یہ سبھی ہستان تراش اور ناخدا ترس تھے۔ العیاذ باللہ
شہر العیاذ باللہ۔

(۵) مروان بن حکم کی رائے :- حدیث بخاری کی رو سے مروان اور اس کا باپ

حکم دونوں ملعون ہیں۔ حدیث شریفہ کی کئی کئی ایسی روایات ہیں مروان بن حکم کا لسان بخاری سے ملعون ہوتا
درج ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کو ملعون کا بیٹا ملعون اور پھیل کا بیٹا چھلکا قرار دیا ہے۔ اور
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی منادی عزیزی مترجم ص ۳۵ پر مروان کو ملعون اور شیطان قرار

دیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

اہل بیت سے محبت فرائض ایمانی سے ہے، نہ کہ لازم سنت، اور اہلبیت سے محبت کا تقاضا ہے کہ مردان علیہ السلام کو برا کہنا چاہیے اور اس سے دل بیز اور رکھنا چاہیے۔ علی انھوں نے نہ نہایت بدسلوکی کی حضرت امام حسینؑ اور اہل بیتؑ کے ساتھ اور کامل عداوت رکھنا تھا ان حضرات سے۔ اس خیال سے اس شیطان سے نہایت ہی بیز اور ہٹنا چاہیے۔ (فتاویٰ عزیزی مترجم ص ۲۵۵)

اب مردان جیسے ملعون بن ملعون اور شیطان کے ریاکار کس یزید ملعون کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں
قال اخبرنی جدی قال کنت جالسا سید بن عمرو بن سعید بن عمرو بن العاصی کہتے ہیں
مع ابی ہریرۃ فی المسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے اپنے جواہر نے بتلایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ
علیہ السلام بالمدینۃ ومعنا مردان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبویؐ میں بیٹھا ہوا تھا اور
قال ابو ہریرۃ سمعت الصادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے الصادق المصدق
المصدق صلی اللہ علیہ وسلم یقول معنی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میری کرامت کی طاقت
صلۃ امتی علی ابی اخیلۃ من قریش چند قریشی لوگوں کے ہاتھوں ہو گی، تو مردان
فقال مردان لعنة اللہ علیہم غلیۃ نے کہا، ان لوگوں پر لعنت ہو (ایسن کر) حضرت
فقال ابو ہریرۃ لو شئت ان اتول بنی فلان و بنی فلان ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں یہ بنا سکوں
صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۴) کہ وہ لوگ فلاں بن فلاں ہیں۔

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مردان ملعون کو بیز پر لعنت سے نہیں روکا، بلکہ اس کی تائید اور تشہید و تسبیح کر دی کہ اگر تو چاہے تو میں ان کو نام یا تم بیان کر دوں۔

اور ہم کتاب میں یہ بھی بتا آئے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اغلیۃ من قریش کا مصداق یزید ہی کو جانتے تھے۔ دیکھئے اسی کتاب کا مضمون

”یزید پلید کے ظلم و تعدی، فسق و فجور اور لعنت کے بارہ میں محدثین کرامؒ کی تصریحات“

محدثین کرامؒ نے اس باب میں روایات کی تشریح کے ضمن میں توضیح کی ہے کہ یزید پلید ابن معاویہ ظالم مفسد غاثر زانی، شرابی، ملعون اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والا تھا، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل محدثین کی آراء اگر ملاحظہ فرمائیں
محدثین نے یزید پلید سے روایت نہیں لی اور نہ ہی آئمہ مجتہدین نے اس کے قصیدہ کو قابل احتجاج سمجھا۔
معلوم ہوا کہ محدثین اور آئمہ مجتہدین کے نزدیک یزید کی حالت اسقاط ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے کہ
مقدوح فی حد التہلیل یاہل ان یروئے اس کی حالت میں جرح حدیث کی گئی ہے، پس اس سے
عنہ وقال احمد بن حنبل لا ینبغی ان اس قابل نہیں کہ اس سے روایت لی جائے اور امام
بیرونی عندہ (میزان الاعتدال ج ۴ ص ۲۴) احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس سے روایت نہ لینی چاہیے۔
ابن تیمیہ کہتے ہیں:-

قیل لاحمد یکتب الحدیث عن یزید امام احمد سے روایت کیا گیا کہ یزید سے حدیث
قال لا دل لکم امۃ او یسرھو الذی فعل لکھی جائے تو فرمایا: اس کے لئے کوئی کرامت نہیں
یاہل المدینۃ ما فعل ہے، کیا وہ وہی نہیں ہے جس نے اہل مدینہ کے ساتھ
(منہاج السنۃ ۲ ص ۲۵۳ ج ۲) کیا کچھ کیا ہے، یعنی امور منکرہ و ظلم و تعدی وغیرہ۔

شارحین حدیث نے بعض روایات کی تشریح کے ضمن میں یزید علیہ السلام کے فسق و فجور اور ظلم و تعدی کی تفسیر کی ہے۔ چنانچہ ۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، ۲۔ علامہ بدر الدین عینی، ۳۔ علامہ قسطلانی، ۴۔ مولانا علی سہروردی (منشی صحیح بخاری)، ۵۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ۶۔ قطب الدین صاحب مظاہر حق، ۷۔ محمد طاہر الفقی، ۸۔ مولانا وحید الزمان صاحب، ۹۔ نواب عبدالحق حسن خان بھوپالی، ۱۰۔ عبد الرؤف المنادی، ۱۱۔ علامہ سمیع الدین، ۱۲۔ طاعن تباری، ۱۳۔ حافظ ابن

صحیح بخاری کہ حدیث: **هلاکۃ امتی علیٰ بداعیہ من قریش** کی تشریح میں تفسیر فرماتے ہیں کہ:-

اولہ یزید (علیہ ما یشوق) اسے یعنی وہ قریشی نوزاد کے جن کے ہاتھ امت کی ہلاکت کا نشانہ حدیث میں آیا ہے ان میں سے پہلا یزید بن معاویہ ہے، کیونکہ اس نے اکثر بڑے بڑے شہروں میں اقارب ہیں۔
 فتح الباری ج ۱ ص ۸، عمدۃ القاری ج ۱ ص ۲۳۳، اسرار کو متین گردانتا۔

حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۴، اشعۃ اللغات ج ۲ ص ۷۸۵، مظاہر حق ج ۲ ص ۲۰۰، مرآۃ مطالع علی بخاری حاشیہ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۲، مجمع البحار ج ۳ ص ۳۵۳، تیسیر الباری ج ۴ ص ۴۸۶، برعون الباری ص ۵۰، فیض القاری ج ۴ ص ۳۵۵، ونۃ الوفا ج ۱ ص ۱۲۲، تطہیر الجنان ص ۵۵۔

(ب) ۱- امام نووی، ۲- ابن حجر عسقلانی، ۳- عبد اللہ بن عینی، ۴- کربانی، ۵- قسطلانی، ۶- محمد بن حلیف الشافعی، ۷- محمد بن یوسف السنوکی، ۸- عبد الحلیف، ۹- علامہ شبیر احمد عثمانی، ۱۰- مولانا احمد علی سہارنپوری، ۱۱- علامہ مسعودی، ۱۲- نواب مدنی حسن خان، ۱۳- محمد طاہر الہی۔

صحیح بخاری کہ حدیث: **لا یکید اهل المدينة احد الا اناح کما ینہاع الملع فی الماہی بخاری** (ج ۱ ص ۴۴) اور صحیح مسلم کہ حدیث: **لا یرید احد اهل المدينة بسوء الا اذابہ اللہ** الخ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

من اراد المکر بہم لا یصلہ اللہ و جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ مکر یعنی دباؤ اور دھمائی کا لا یمکن لہ سلطان بل یریدہ عن ارادہ کرے گا، انہ اسے سلت نہیں دے گا اور نہ قسرب محمداً فی شات من اس کے تسلط کو ممکن ہوگی، بلکہ جلد وہ زوال پذیر ہوگا، جیسے کہ پیام نبی امیر میں جس نے اس کے ساتھ

عقبۃ لہا ھلکۃ فی منصرفہا عنھا جنگ کی، مثل مسلم بن عقبہ کے کہ حدیث سے لوٹے شہر ہلاک یزید بن معاویہ کے بعد فوراً ہلاک ہو گیا، پھر یزید بن معاویہ بھی ہلاک ہو گیا جو مسلم بن عقبہ کو بھیجے والا تھا۔

حاشیہ صحیح مسلم شرح النووی ص ۴۲، فتح الباری ج ۵ ص ۵۰۰، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۵۴۸، قسطلانی ج ۳ ص ۳۲۶، کربانی ج ۹ ص ۹۸، حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۴، مجمع البحار ص ۷۵۵، ما الکمال الکمال المسلم وکل الکمال ص ۴۹، سہارنپوری شرح مشارق الانوار ص ۸، فتح الملہم ج ۳ ص ۴۰، ونۃ الوفا ج ۱ ص ۱۲۲، اسرار ج ۱ ص ۱۲۲،

(ج) سنن ابی داؤد کی روایت (فتنۃ عمیاء و دھما علیہا دعا الی الارباب النار) کا مصداق بیان کرتے ہوئے شارحین حدیث لکھتے ہیں:-

لا یبعد ان یحمل ہذا علی ما وقع کچھ بعید نہیں اس روایت میں فتنہ کا مصداق فی ایام یزید بن معاویہ من وہ واقعات ہوں جو یزید کے ایام میں وقوع پذیر ہوئے، قتل حسین وغیرہ۔

عن ابی ہریرۃ، بذل الجہود ج ۵ ص ۵۰۰، انوار المہود ج ۲ ص ۴۵۰، حاشیہ ابی داؤد (د) دلیل للعرب من شوقہ عرب کے لئے نبائی ہے ایک عظیم شر ہے جو اقرب فریب آچکا ہے۔

(ابو داؤد ج ۲ ص ۲۲۰، مشکوٰۃ شریف ص ۴۶)

اس شر کا مصداق محدثین کے نزدیک یزید بن معاویہ علیہ اللعۃ کی امارت ہے۔

اراد بہ قضیۃ یزید و ہو فی معنی یعنی مراد اس شر عظیم سے قضیہ یزید ہے، کیونکہ اقرب لان شرفہ ظاہر عند ہر عربی اور ہر عربی کے اہل اس کا شر ظاہر ہے۔ کل احد من العجم والعرب۔ بذل الجہود ج ۵ ص ۹۲، عن ابی ہریرۃ ج ۲

المؤمنین میں منقول ہے۔ (یعنی ۴۱) ابوخیثمہ بھی یزید پر لعنت کے قائل ہیں۔

(زعموا الثبائن والثبیت عن ارتکاب القبیۃ، از سید محمد الحنفی فرنگی مکی ص ۲۲ بحوالہ

یزید کی شخصیت ص ۱۹، طبع دوم۔)

امام احمد کی تصریح کہ یزید ملعون ہے :- آخر اہل سنت میں امام احمد بن حنبل کا مقام

بند پایہ ہے اور فقہ کے چار اماموں میں امام احمد بھی ایک ہیں۔ یزید پر لعنت کے قائل ہیں۔

قال ابن الجوزی انہ روئے القاضی علامہ ابن جوزی کہتے ہیں کہ قاضی ابو یعلیٰ نے اپنی

ابو یعلیٰ فی کتابہ "المعتمد فی الاصول" کتاب "المعتمد فی الاصول" میں بسند صالح بنا احمد

بسند صالح بن صالح بن احمد بن حنبل بن حنبل سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد

انہ قال: قلت لابی یا ابا عبد اللہ سے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید پر لعنت

بعض الناس اننا نحب یزید بن سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا، بھو

معاویہ، فقال احمد: یا بنی ہل جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لئے

یسوع من یومن باللہ ان نحب یہ جائز ہے کہ وہ یزید سے محبت رکھے۔ اور ایسے

یزید، ولہ لا یلعن وجہ لعنہ شخص پر کیوں لعنت نہ کی جائے جس پر حق تعالیٰ نے

اللہ فی کتابہ، قلت یا ابا عبد اللہ اپنی کتاب (قرآن مجید) میں لعنت کی ہے۔ میں

عن اللہ یزید فی کتابہ، قال: بحث نے عرض کیا: ابا جان! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں

قال فعل عسیتم ان تولتم ان تصدوا یزید پر کہاں لعنت بھیجی ہے۔ فرمایا: جہاں یہ ارشاد

فی الارض وتقطعوا اوصاکم اولئک ہو رہا ہے کہ، پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو

الذین لعنتم اللہ فاصوموا عمنی حکومت مل جائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور دفع

البصار رحمہم کرو اپنی قرأتیں، ایسے لوگ ہیں جن پر لعنت کی آمد

نے پھر کرو یا ان کو سبزو اور اندھ کر دیں ان کی آنکھیں

(تفسیر مظہری ج ۸ ص ۲۲۴)

قارئین اندازہ لگالیں کہ امام احمد بن حنبل سے قرآن پیش کر کے کہا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں ہی

ہمام کی رائے :-

قلت ہمام وراختلف فی

اکفار یزید، قیل نعم، لما

روی عنہ ما يدل علی کفرہ من

تحلیل الخمر ومن نفوہ بعد

قتل الحسین واصحابہ، انی جازیتہم

بما فعلوا بائنا فم و صنادید ہم فی

بدر و امثال ذلک و اعدا وجہ

ما قال الامام احمد بتکفیرہ لہما ثبت

عندہ نقل قسیرہ۔

(شرح نقا کر ص ۵۵)

محقق امام ابن ہمام کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اختلاف ہے تو یزید کے کفر میں شک نہیں ہے۔

امام ابن ہمام کے اسی قول کی بنا پر بعض علما نے یزید کو منافق قرار دیا ہے کہ یزید کا ایمان مشتبہ تھا اور واقعہ

کربلا کے بعد یزید پلید نے کہا تھا کہ ہم نے آج جنگ بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

امام ابو بکر احمد بن علی الجصاص کی رائے :-

حضرت امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار مجتہدین فقہاء حنفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے یزید پر پدید

لعین ہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

وقد کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ

وسلم یفسرون بسد الخلقاء الاربعہ

مع الامم و الفساق و غسرا ابو

یوب الا فصارک مع یزید اللعین

نہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خلفاء اور اہل اللہ کے بعد

فاسق امراء کے ساتھ بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے۔

امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ یزید کی تکفیر میں اختلاف

کیا گیا ہے۔ بعض نے اسے کافر کہا ہے کہ کہ اس سے

وہ چیزیں مروی ہوئیں جو اس کے کفر پر دلالت

کرتی ہیں کہ اس نے شراب کو حلال سمجھا اور قتل

حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے بعد اس نے

منہ سے نکالا کہ میں نے حسینؑ وغیرہ) بدر کا بدلہ لے لیا

ہے، جو انہوں نے میرے بزرگوں اور رئیسوں کے ساتھ

بدر میں کیا تھا، ایسی ہی اور باتیں۔ شاید یہی وجہ ہے

کہ امام احمد بن حنبلؒ اسے کافر کہنے کی اور ان کے نزدیک

یزید پلید کی اس تقریر کی نقل ثابت ہوئی۔

محقق امام ابن ہمام کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اختلاف ہے تو یزید کے کفر میں شک نہیں ہے۔

امام ابن ہمام کے اسی قول کی بنا پر بعض علما نے یزید کو منافق قرار دیا ہے کہ یزید کا ایمان مشتبہ تھا اور واقعہ

کربلا کے بعد یزید پلید نے کہا تھا کہ ہم نے آج جنگ بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔

امام ابو بکر احمد بن علی الجصاص کی رائے :-

حضرت امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار مجتہدین فقہاء حنفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے یزید پر پدید

لعین ہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

وقد کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ

وسلم یفسرون بسد الخلقاء الاربعہ

مع الامم و الفساق و غسرا ابو

یوب الا فصارک مع یزید اللعین

نہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خلفاء اور اہل اللہ کے بعد

فاسق امراء کے ساتھ بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے۔

(احکام القرآن ج ۳ ص ۷۷)

امام کیا ہر اسی کا فتویٰ کہ یزید ملعون ہے۔

شمس الاسلام امام ابو الحسن علی بن محمد طبری القصب عماد الدین الکیا ہر اسی شافعی مذہب کے
 قیدی ہیں اور محدث ہیں۔ یزید پید کر ملعون جانتے ہیں۔ امام الکیا ہر اسی سے بھی یزید بن معاویہ کے متعلق
 و مثل الکیا ایضاً علی یزید بن معاویہ پر چھایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یزید صحابی نہیں تھا کیونکہ
 فقال انما لم یکن من الصابغۃ لانہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت
 ولد فی ایام عمر بن الخطاب و صحابہ میں پیدا ہوا تھا۔ رہا سلف کا قول اس پر لعنت کے
 عند و اساقول السلف فی لعنتہ یزید بارے میں تو امام احمد کے اس بارہ میں دو قول ہیں
 لاسمہ قولان تلویح و تصریح و ایک میں اس کے ملعون ہونے کی طرف اشارہ ہے
 لاسمہ قولان تلویح و تصریح و لابی دوسرے میں اس کی تصریح ہے اور امام مالک کے بھی
 و قول ہیں ایک میں تصریح ہے اور دوسرے میں
 قول واحد تصریح دونے التلویح مجموعہ ہے اور امام ابو حنیفہ کے بھی اس بارہ میں دو
 و کیف لا یکن کذا لک و هو الاصل قول ہیں ایک میں تصریح ہے اور دوسرے میں تلویح
 بالقرود و التصید بالفخ و مردن اور ہمارا قول سب ایک ہی قول ہے جس میں اس پر
 الخمر و شعرة فی الخمر معلوم لعنت کی تصریح ہے اشارہ کنایہ کی بات نہیں
 (تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۷۷) اور وہ کیوں ملعون نہ ہو گا، حالانکہ وہ زور و کھینٹ

تھا۔ چیتوں کا شکار کرتا تھا، شراب کا رسیا تھا اور شراب کے بارے میں اس کے اشارے سب کو سلوک میں۔
 "آئمہ بخارا کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے"

امام طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری المتوفی ۳۲۷ھ = ۹۳۸ء مابعد علی، حنفیہ میں سے ہیں، فرماتے ہیں۔
 سمعت عن الشيخ الامام السراهدی قوام امام طاہر بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ امام ازہر
 الدین الصفاری اندکان بجکی عن قوام الدین صفاری سے سنا ہے وہ اپنے والد بزرگوار

ابو اسد مجوز ذلک و یقول سے نقل کرتے ہیں کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔
 لاباس باللہ علی یزید۔ فرماتے تھے... یزید پر لعنت کرنے میں کچھ مضائقہ
 (نظامۃ الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۹) نہیں۔

نوٹ:- نظامۃ الفتاویٰ فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں میں سے ایک ہے۔

"علامہ سیوطی کا فتویٰ کہ یزید ملعون ہے"

امام بیہق الدین سیوطی نے شہادت حسین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاتل حسین پر
 لعنت کرے اور اس کے ساتھ ابن زیاد اور یزید پر بھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۰۷)

"امام کردرجی کا فتویٰ کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے"

امام حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب المعروف بابن البزاز کردرجی حنفی المتوفی ۸۴۷ھ = ۱۴۴۷ء فقہاء
 حنفیہ میں سے ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ یزید پید کر ملعون ہی جانتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں۔

اللہ علی یزید مجوز و لیکن یغفر ان یزید اور اسی طرح حجاج پر لعنت کرنا جائز ہے۔ مگر
 لا یفضل و کذا علی الحجاج و علی من کرنا چاہئے اور امام قوام الدین صفاری سے منقول ہے
 الامام قوام الدین الصفاری کہ انہوں نے فرمایا کہ یزید پر لعنت کرنے میں کچھ مضائقہ
 انہو قال لاباس باللہ علی یزید نہیں... کردرجی کہتے ہیں اور حنفیہ کے یزید پر
 ... والحق ان یلعن یزید بناءً اس کے کفر کی شہرت نیز اس کی گھناؤنی شرارت
 علی اشتہار کفرہ و تواستہ و فظاہرہ کی سوا تر خبروں کی بنا پر، جس کی تفصیلات
 شرعہ علی ما عرفت تفصیلاً معلوم ہیں، لعنت ہی کی جائے گی۔

(فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۷۷)

"علامہ آکوسی صاحب روح المعانی کے اقوال"

علامہ آکوسی بخاری حاکم ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہ اللہ سے روایت مکالمہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ
 اللہ عنہما اور حکم کے بیٹے مروان علیہما السلام یہ سختان نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مکہ کے قاتل کو مروان

نے سنت الی بکر و عمر کہا تو ابن ابی بکرؓ بول اٹھے کہ یہ طریقہ قیصر و کسری کا تھا نہ کہ صدیق و خدوٰی کا۔ تو رسول اللہ علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو وہی نہیں جس نے اپنے والدین کو کہا: "أَفْتِ نَكْحًا" تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے فرمایا کہ کیا تو لعنتی کا بیٹا نہیں ہے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی یعنی تیرے باپ کو۔

علامہ آلوسیؒ نے فرمایا آگے چل کر لکھتے ہیں:-

وَمَا قَالِ لَاحِقًا نِيزِيدُ بْنُ زَيْدٍ الذِّي
تَجْعَلُ اللَّعْنَةُ عِنْدُ

اور نہیں کہا عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے مگر بیچ تو
یزید کس مرتبہ میں ہے جو بہت زیادہ لعنت کا

واستدل بها الضاع على جواز لعن
سيزيد - (روح المعاني ج ۲۶ ص ۱۹)

اور استدلال کیا کہ یہ اس آیت سے بھی اور جائز
ہونے لعنت کے یزید پر۔

فردا آگے چل کر لکھتے ہیں:-

وعلى هذا القول لا توقف في لعن يزيد
توبنا براس قولك لا توقف في لعن يزيد

لعنتم كنه من - (روح المعاني ج ۲۶ ص ۲۵)

علامہ آلوسیؒ ہی ایک اور جگہ یوں رقمطراز ہیں:-

وانا اذهب الى جواز لعن مثل علي
اور میں ہاتھوں طرف جائز ہونے لعنت کے اس

التعيين ... ويليقي به ابن زياد
جیسوں پر علی التین، اور ملا دینا چاہیے ساتھ اس

واين سعد و جماعة، فلعنة الله
کے ابن زیاد اور ابن سعد اور ان کی جماعت کو پس

عنود جل عليهم اجمعين وعلى
لعنت ہو اشد عز وجل کی ان سب پر اور ان کے

انصارهم واعوانهم وشفعتهم ومن
مددگار، طرف دار اور ان کی طرف میلان رکھنے

مال الیوم -

والے پر۔

(تفسیر روح المعانی ج ۲۶ ص ۲۶)

پھر ایک قول فیصل لکھتے ہیں کہ جو لوگ لعن یزید علیہ السلام کے قائل نہیں ہیں تو وہ یوں کہہ سکتے ہیں۔
لعن الله عز وجل من رضى بقتل الحسين لعنت كره الله عز وجل اس پر جو رضی رہا
ومن اذى عترة النبي صلى الله عليه قتل حسين برادر جس نے مکہ دیا عزت
وسلم بغیر حق ومن غصبهم حقہم بنی کو ناحق اور جس نے چھینا ان سے حق ان کا۔

(تفسیر روح المعانی ج ۲۶ ص ۲۷)

”شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی یزید پر لعنت“

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی کتاب ”ما ثبت بالسنۃ“ میں کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے اور
”مومن کے ماہ و سال“ کے نام سے مشہور ہے اور جس پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ
نے مقدمہ بھی لکھا ہے، میں شہادت حسینؑ کے عنوان سے تحریر کر کے لکھتے ہیں:-

”میدان جنگ میں آپ کو شہید کر کے آپ کا سر مبارک ایک ٹشٹ میں رکھ کر عبید اللہ
بن زیاد و گورنر عراق کے سامنے لایا گیا۔ آپ کے قاتل ابن زیاد اور یزید ان سب پر اللہ کی لعنت ہو“

(مومن کے ماہ و سال ص ۳۵)

اس کے علاوہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ”تکمیل الایمان“ میں بھی یزید علیہ السلام کو دشمن خدا، مے
نوش، تارک الصلوٰۃ، زانی، فاسق اور محرمات الہی کا طواف کرنے والا لکھا ہے۔

(تکمیل الایمان ص ۱۰۷، مطبعہ مجتہبی دہلی)

”حافظ ابن تیمیہؒ کی رائے“

وامر سیزید مسلم بن عقبہ ان یزید نے حکم دیا مسلم بن عقبہ کو کہ جب قول
بیع المدینۃ ثلثۃ ایام وهو الذی مدینہ پر غالب آئے تو مدینہ کو تین دن تک باج

عظم انکار الناس له من فعل سیزید قرار دینا اور یہی وہ بات ہے فعل یزید کہ

(منہاج السنۃ ج ۳ ص ۲۵۳) جس پر عظیم انکار کیا گیا۔

۴۱
”قاضی شہداء اللہ پانی پتی کی رائے گرامی کہ یزید کا فر تھا اور ملعون“

”فقیر کے نزدیک مختارات یہ ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اور محققین اہل حدیث کا مذہب بھی یہی ہے۔ ان میں امام ابو الفرج ابن الجوزی بھی ہیں۔ علم و جلال شان میں بہت اونچے۔ انہوں نے اس مسئلہ پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے ”السرد علی المتعصب العنید الدافع من خرم یسزید“۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ یزید بن معاویہ پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا کہ علماء متقدمین اسے جائز کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے یزید کا بارہ میں لعنت سے بھی زیادہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔ ابن الجوزیؒ نے قاضی البلیغی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی کتاب ”مسند الاصول“ میں اپنی اسناد سے صالح بن احمد بن حنبلؒ سے روایت کی کہ صالح نے کہا: اباجان! ایک قوم ہمیں یزید کا دوستی کا الزام دیتی ہے۔ امام احمدؒ نے فرمایا: اے بیٹے! جو خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ یزید کے ساتھ دوستی نہیں کر سکتا اور جس پر خدا نے اپنی کتاب میں لعنت فرمائی ہے اس پر لعنت کیوں نہ کی جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: فقل عسیٰ یستخیر الٰہ تو لیتیم الخ الآتۃ (سورہ محمد پ ۲۶)

اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یزید نے مدینہ پر چڑھائی کی اور اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا۔ ملا سعد الدین شرح حقائق نسفی میں لکھتے ہیں کہ یزید کا نقل حسینؑ پر راضی ہونا اور اہل بیتؑ کی توہین کرنا منویٰ طور پر تو اتر کر مرتبہ میں پہنچتا ہے۔ اگرچہ الگ الگ روایات احاد ہیں، اس لئے ہم اس کے حال و ایمان کا توقف نہ کریں گے، یعنی وہ کافر ہے۔ لعنت اللہ علیہ وعلیٰ عواستہ۔

یزید کے کفر پر مزید دلیل یہ ہے کہ جب حسینؑ کا سر مبارک اس کے پاس لایا گیا اور اس لعین کے سامنے ڈالو بہت خوش ہوا۔ ہاتھ کی چھڑی سر مبارک پر مادی اور اشعار پڑھے۔

(اس کے بعد قاضی صاحب نے معاویہ بن یزید کا طویل خطبہ درج کیا، دیکھئے اس کتاب کا مفرس۔ پھر خبر فرماتے ہیں۔)

۴۲
”حافظ ابن کثیر کی رائے“

قالوا اسد کائنات مع ذلک اماماً کہتے ہیں کہ وہ باوجود امور منکرہ کے امام فاسق فاسقاً۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۳۳) تھا۔

”ابن خلدون کی رائے گرامی“

امایسزید فعین خطاۃ فسقۃ یزید کی خطا کو فسق یزید نے ہی معین کر دیا۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۲۸)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ابن تیمیہؒ حافظ ابن کثیرؒ اور ابن خلدونؒ خلیوں حضرات بنو امیہ کے زبردست حامی ہیں۔ مگر دور حاضر کے نو اصیب کی طرح متعصب نہیں ہیں اور یزید علیہ اللعنت کو فاسق و فاجر مانتے اور لکھتے ہیں۔

”حافظ ابن حجر المکی البیتمی کی رائے گرامی“

وبعد اتفاقہم علی فسقہ اختلافوا یعنی علماء اہل سنت یزید پر متفق ہونے کے بعد اس پر علی جواز لعنہ، لعنت کے بارے میں مختلف ہو گئے ہیں۔

(الصواعق المحرقة ص ۲۲)

”شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی رائے گرامی“

من القرون الفاضلة اتفاقاً قرون ناضلة میں بھی اتفاقاً طور پر متفق بھی ومنہا منافق اور فاسق، منها تھے اور فاسق بھی اور ان ہی میں حجاج بن یوسف الجہاج در یزید بن معاویہ و یزید بن معاویہ اور مختار بھی تھے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۳ ص ۲۵)

”شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی رائے گرامی“

حضرت امام حسینؑ کی غرض یہ تھی کہ کلام کے ہاتھ سے رعایا کی رہائی ہو۔

(فتاویٰ عزیزی سترم ص ۲۳)

اس خطبہ سے ظاہر ہوا کہ یزید شراب کو مباح کہتا تھا اور یہ نص قرآنی کا انکار ہے جس سے کفر لازم آتا ہے۔

✓ فقیر کے نزدیک یزید، رد افض اور خوراج پر جواز لعنت کی یہ دلیل ہے کہ انہوں نے صحابہ و اہل بیت کو ایذا پہنچائی ہے۔
(السیف السلول ۲۸۸-۲۹۱)

قاضی ثناء اللہ بانی پٹی نے اپنی بے نظیر تفسیر قرآن "تفسیر مظہری" میں بھی قرآنی آیت فضل حسینہ ان تولینہ کی تفسیر میں یہی امام احمد بن حنبلؒ والا واقعہ درج فرمایا ہے۔

(تفسیر مظہری، مترجم ج ۱۰، ص ۲۸۸)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے بھی اپنی تفسیر "معارف القرآن" میں ان آیات کی تفسیر میں یہی امام احمد بن حنبلؒ کا قول لعنت یزید کا نقل فرمایا ہے۔

(تفسیر معارف القرآن ج ۱ ص ۱۰۰)

قدین اندازہ لگائیں کہ قرآن حکیم کی اس آیت کو امام احمد بن حنبلؒ نے اس پر متعلق کر کے اس کے عموم سے ہدایت قرآنی یزید پلید علیہ اللہ کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مولانا مفتی ثناء اللہ بانی پٹی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ہم عصر ہیں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ حضور اٹنا عشرؐ کی فرزند پرورد رخص میں ایک گجواب کتاب "السیف السلول" تحریر فرمائی ہے اور قرآن مجید کی بہت بلند پایہ تفسیر لکھی ہے اور اسے اپنے شیخ دمرشد مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ کے نام سے منسوب کیا ہے۔

✓ "امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی رائے"

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ علیہ السلام اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں:-

اس یزید بہ دولت از مرہ فسد است یزید بہ دولت فاسدین کے زمرہ میں ہے۔

(مکتوبات ص ۲۵)

اسی مکتوب میں سائل کے جواب میں یوں بھی فرماتے ہیں کہ یزید مستحق لعنت بھی ہے، یعنی اگر کوئی یزید پلید پر لعنت کرے تو کر سکتا ہے، وہ مردود قابل لعنت ہے۔

✓ "سید احمد شہیدؒ کی رائے"

سید احمد شہیدؒ یزید علیہ اللہ کو سکھوں سے تشبیہ دیتے ہیں، گویا کافر جانتے ہیں۔ چنانچہ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں:-

رفیق من از جنو حسین بن علی است و رفیق غافل میر ارتیق (سپاہی) حضرت حسین بن علیؑ کا سپاہی ہے
من از مرہ و یزید شقی۔ اور میر اعلیٰ یزید شقی کا سپاہی ہے۔

(مکتوبات سید احمد شہید ص ۱۲۹)

اسی مکتوب میں آگے چل کر اتمام فرماتے ہیں کہ:

بلایب مشارک سلافا نازی است یا شہید و مقاتل بلاشبہ ہمارا شریک یا نازی ہے یا شہید اور
یا ابوالجمل است یا یزید۔ ہمارا مقابل ابوالجمل ہے یا یزید۔

(مکتوبات سید احمد شہید ص ۱۵۱)

سید احمد شہیدؒ نے سکھوں کے خلاف علی جہاد کیا اور باکوٹ کے مقام پر سکھوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ قدین اندازہ لگائیں کہ سکھوں کو یزید کے ساتھ تشبیہ دے رہے ہیں اور یزید پلید کو ابوالجمل کے ساتھ۔

✓ "شاہ اسماعیل شہیدؒ کی رائے"

شاہ اسماعیل شہیدؒ بھی مسرکہ باکوٹ میں سید احمد شہیدؒ کے ہمراہ سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اپنی سرکار آقا رکناب تقویت الایمان میں سند امام احمدؒ کی ایک روایت بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"جاننا چاہیے کہ عہد اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور غول وغیرہ مردودوں نے باجائز یزید پلید کے حضرت امام حسینؑ کو رنج پہنچایا۔"

(تقویت الایمان ص ۱۵۴)

بندوستان کے اکابر علماء جب یزید پلید کا نام جیسے ہیں تو اس کے نام کے ساتھ پلید کا لفظ بڑھا دیتے ہیں۔
 یاروں کہتے ہیں کہ - یزید علیہ السلام ابو ابد - یا یزید پلید علیہ السلام - کئی علماء یزید بن معاویہ علیہ السلام یا علیہ السلام
 کہتے ہیں۔ یعنی یزید پلید جس کا اسم یزید ہے اس کے ساتھ دوسرا یزید۔

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنے مکتوبات ہی میں لکھا ہے کہ بالحدیث اہل سنت کے اصول پر مزید کاحال
 پیہ کی بہ نسبت بدل گیا تھا۔ بعض کے نزدیک کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر تحقیق میں نہیں
 آیا۔ سابق اسلام بعد میں آنے والے فتنے کے ساتھ مل گیا۔ اگر حضرت (امام حسینؑ) نے اسے کافر یا منافقوں
 کے خلاف اٹھنے میں کیا خطا کی؟ امام احمد بن حنبلؒ کو بھی رائے پسند آئی ہے۔ (یعنی امام احمد بن حنبلؒ مزید
 برکھ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔) (سہر حنین) (قاسم العلوم۔ شہادت امام حسینؑ و ذکر در پرچہ ۴)

استد کفرہ کما کفر سیرید ایضاً کفر کافر ہی دیتے تھے۔

(فیض الباری ج ۲ ص ۳۵۸)

۱۶۔ ”امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا بیان“

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

”جہاں تک حسینؑ اور یزید کا تعلق ہے، سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو یزید کہا اور انگریزوں کو حسینؑ۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی میں برداشت کر سکتا ہوں کہ کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید کہے“ (مقدسات امیر شریعت ص ۲۵۷)

۱۷۔ ”مناظر اہل سنت مولانا محمد عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم“

مولانا محمد عبدالستار صاحب تونسوی مدظلہ العالی اہل سنت کے اکابر علیہ السلام میں سے ہیں اور شیوخ سنی تراکی مسانی میں پوری دسترس اور عبور رکھتے ہیں اور کامیاب مناظر ہیں۔ مشہور شیعہ مولوی اسماعیل کے ساتھ ایک مناظرہ بمقام باگڑ سرگاند ضلع نمان میں شیعہ اعراض کا جواب دیتے ہوئے مولانا عبدالستار صاحب تونسوی ارشاد فرماتے ہیں۔ دیکھئے اہل سنت کے عقائد کی کتاب بنواس (شرح شرح عقائد نسفی) کے ص ۵۵ پر لکھا ہے۔

واقفوا علیٰ حوزہ اللعن علیٰ من قتلہ اور ترجمہ: اور ہمارے علماء ان لوگوں پر لعنت کرنے کا صوبہ و اجازتہ و رخصتہ ہیں۔ کہ جو ان پر مشفق ہیں جنہوں نے امام حسینؑ کو قتل کیا یا امام حسینؑ کے قتل کا حکم دیا۔ یا امام حسینؑ کے قتل کی اجابت دی اور ان کے قتل پر راضی و خوش ہوئے۔

اور اس کے بعد اسی بنواس کے ص ۵۵ پر ہے۔

لعنہ اللہ علیہ و علیٰ اعوانہ و انصارہ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے معاونین پر اور مددگاروں پر جنہوں نے امام حسینؑ کو شہید کرنے میں اس کی امداد کی۔

پھر شیعہ مولوی کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ جہاں اہل سنت کی کسی کتاب میں یزید کے متعلق کچھ لکھا ہوا ہے وہاں اس کے بادشاہ وقت ہونے کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ یہ کہیں نہیں ہے کہ یزید اہل سنت کا پیشوا امام اور مقتدا تھا۔ اگر خدا ایک بار یزید پر لعنت کرے تو ہم اہل سنت اس پر وہ کہہ با لعنت کریں گے۔

(منظرہ باگڑ سرگاند۔ مرتبہ حافظ احمد مظفر گڑھی حیدرآباد تونسوی)

۸۔ ”حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ کی رائے“

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند نے محمود احمد عباسی آنجنابی کی درسمائے نماز کتاب ”خلافت معاویہ و یزید“ کی رو میں سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند سے ایک کتاب ”شبید کریم اور یزید“ تحریر فرمائی۔ اور اس کتاب میں عباسی صاحب کی ہنرات کا رد کرنے کے علاوہ یزید بلید علیہ اللعنت کے متعلق بھی خوب بحث فرمائی ہے۔ اور یزید بلید کے فسق و فجور، زنا، شراب نوشی اور لعنت اور کفر کے تمام اقوال نقل فرمائے ہیں۔ کتاب قابل مطالعہ ہے۔ اللہ پاک حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر قاری صاحبؒ کے لئے نجات کا یزید فرما دیں۔ آمین ختم آمین۔

یہ نام تو یزید بن زحریر کے لئے ہے جو نہ تمام اکابرین دیوبند یزید بلید کو فاسق و فاجر کہتے ہیں۔ جو لوگ اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں اور یزید بلید کو خلیفہ راشد بھی مانتے ہیں وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ کیا ہمارے تمام اکابر شیعہ تھے یا جاہل تھے کہ بغیر کسی تحقیق کے یزید بلید کو فاسق و فاجر لکھتے رہے؟ اور اس دور میں اس مسئلہ کو اگر کچھ تو صرف آنجنابی محمود احمد عباسی۔ مگر سچ ہے کہ خدا جب کسی کو گمراہ کرتا ہے تو اس سے عقل بھی چھین لیتا ہے۔

یزید بلید علیہ اللعنتہ بر خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور بعض روایات میں تو اس مردود کا نام نیکر لعنت بھیجی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بہت بڑی جماعت نے یزید بلید پر لعنت کی ہے۔ آمد محمد بن کی ایک بڑی تعداد نے یزید بلید کو ملعون قرار دیا ہے اور اس کے کفر کافر ہی دیا

بعض اکابرین نے اسے متناقض قرار دیا ہے۔ بزرگ پلید کے فرد حرم میں صرف تفل حسینؑ ہی کا اندراج نہیں ہے۔ بلکہ اس ملعون کے گناہوں کی بہت طویل فہرست ہے، جن میں واقعہ ۱، بیت اللہ شریف پر سنگ باری تو بہت مشہور ہیں۔ جن اکابرین نے بزرگ پلید کے کفر سے کف لسان کیا ہے، وہ ایک مصلحت کے پیش نظر کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

بعض کے پیش نظر یہ مصلحت ہے کہ کہیں یہ سلسلہ آگے نہ بڑھتا جائے
علامہ سعد الدین نقاشانیؒ نے "شرح مقاصد" میں تصریح کی ہے کہ جو حضرات بزرگ پلید پر لعنت سے منع کرتے ہیں ان کے پیش نظر یہ مصلحت ہے کہ کہیں عوام بزرگ پلید پر لعنت کرنے کو بزرگوں تک نہ پہنچ جائیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

فان قيل فمن علماء المذهب من
لعمري لا لعن علي سبب مع علمه بانه
يستحق ما سبوا على ذلك وسببوا
قلنا تمامي من ان سببنا الى الاعلى
فالا على كما هو شعار العرفاء
(شرح مقاصد ج ۲ ص ۳)

پھر اگر یہ کہا جائے کہ بعض علما و مذہب شافعی میں ایسے بھی ہیں کہ جو بزرگ پلید پر لعنت کرنے کی اجازت نہیں دیتے، حالانکہ ان کو علم ہے کہ وہ لعنت سے بھی بڑھ کر اور زیادہ وبال کا مستحق ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ یہ منع کرنا اس احتیاط کی بنا پر ہے کہ کہیں یہ سلسلہ نفی کر کے اعلیٰ سے اعلیٰ تک پہنچ جائے جسا کہ رد افغ کا شعار ہے۔

بعض لعنت سے اس لئے رکتے ہیں !
کہ کہیں اس کے گناہ نہ کم ہو جائیں !
اور بعض حضرات بزرگ پلید پر اس لئے لعنت کرنا مناسب خیال نہیں کرتے کہ اس طرح کہیں اس کے بھیا تک جراثیم ہی کچھ کمی واقع نہ ہو جائے، چنانچہ مولانا غلام ربانیؒ لکھتے ہیں:-

ولا ہر است کہ گفتن لعن موجب سقوط وزر
از ملعون میگردد، لہذا زبان لعن آلودہ نمی کنند و
حج بزرگ پلید را تخفیف و در شادمانی سازند بلکه
عنواند همچنان عامل وزر گراں بود مقصوف
المن باشند۔

اور ظاہر ہے کہ لعن لعن کرنے سے اس کے وبال میں کمی آتی ہے، جس کے بارہ میں لعن لعن کیا جاتا ہے۔ لہذا زبان کو لعنت سے آلودہ نہیں کرتے اور تخفیف خدا کے سبب بزرگ پلید کی روح کو شاد نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اسی طرح گنہگار بھاری بوجھ لادے اور کمر شکستہ رہے۔

ہماری مندرجہ بالا تحریر کے پیش نظر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بزرگ پلید ملعون تھا اور اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔

اللہ پاک بزرگ پلید پر بے شمار لعنتیں نازل فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

ع شریحان اجداد

سید مہر حسین بخاری

جنت المبارک ۲۹ - ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ



بطش شدید

مفتی عنید

پاکستان میں بزمیت کے بانی مہمانی محمد احمد عباسی کی درون
زمانہ کتابوں کا تحقیقی جائزہ اور بے لگ نبیرہ۔

مولانا سید لعل شاہ صاحب بخاری کی کتاب "استخلاف بزم" کا دہ حصہ
جو خالص عباسی کی فریب کاریوں پر نقد کیا گیا ہے، تفصیل کر کے ضروری
امثالوں اور حواشی کے ساتھ بزمیت کو مہربت کرنے کے لئے، عنقریب
زیر طبع سے آراستہ ہو کر منہ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

ناشر

مجلس تحفظ ناموس اہل بیت پاکستان

"ملنے کے پتے"

(۱) سید مہر حسین بخاری "بیت التوحید" کامرہ کلاں ضلع الہک

(۲) مکی مسجد اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی کامرہ ضلع الہک

پاکستان میں یزیدی تحریک

پر

اجمالی تبصرہ

سید مہر حسین بخاری کے باطل شکن قلم سے پاکستان میں یزیدی تحریک
اور اس کے محرکات پر ایک نئے انداز سے چونکا دینے والے اکتشافات
کے ساتھ،

عماموں کے بیچ کھون:

قبائوں کے بچے اور عورتیں:

ناصریوں کی چھٹا کرنا:

عنقریب منہ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

ناشر: مجلس تحفظ ناموس اہل بیت پاکستان

ملنے کے پتے: (۱) سید مہر حسین بخاری "بیت التوحید" کامرہ کلاں ضلع الہک

(۲) مکی مسجد اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی کامرہ ضلع الہک

الکلام المقبول

فی

مدح اولاد رسول

امام زین العابدین علیہ علیہ السلام کی شان اقدس میں مشہور عرب شاعر
ابو الفراس فرزدق کے اشعار اور ان کی شرح پیش کی گئی ہے۔ ایک ایک لفظ
حزب اہل بیت کا آئینہ دار ہے۔

تنقید متین

برہنات مولوی شمس الدین

مولوی شمس الدین سکنہ درویش بری پور کے رسوائے زمانہ رسالہ "رفض کی فریب گریاں" کا
علمی تحقیقی و تنقیدی جائزہ ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ شمس صاحب بچے اور متعصب ناموسی
(میزی دی ایس) اور ناموسی نظریات کے فروغ کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے۔ نیز شمس صاحب کے ناموسی
نظریات پر پھر پور تنقید کی گئی ہے۔ اور ان کے دسواس کا بطریق احسن ازالہ کیا گیا ہے۔
ردّ بزمیت میں یہ رسالہ انشاء اللہ بہت ہی مفید رہے گا۔

مجلس تحفظ ناموس اہل بیت پاکستان (کامراہ)

تحقیق حدیث قسطنطنیہ

ناموسی عام طور پر یزید کے صفائے میں حدیث قسطنطنیہ
پیش کر کے ناواقف قارئین کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حضرت
علامہ سید اعلیٰ شاہ بخاری نے فاضل دارالعلوم دیوبند اور ترجمان
اہل سنت علامہ محمد عبد الرشید صاحب نعمانی استاذ جامعہ العلوم
اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی "تحقیق حدیث قسطنطنیہ" کو ان کی کتابوں
سے تخصیص کر کے یکجا کر دیا گیا ہے۔

دونوں بزرگوں کے نہایت ہی محققانہ تحقیق ہے جسے
پڑھ کر دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

ردّ ناموسی میں ایک اہم رسالہ ہے۔ اس محاذ پر کام کرنے
والے حضرات کیسے اور علماء و طلباء اور شعبہ تاریخ سے تعلق رکھنے
والوں کے لئے خصوصی تحفہ ہے۔

عنقریب منصف شہود پر جلوہ گر

ہو رہا ہے۔

ان رسائل کی اشاعت کے لئے مجلس تحفظ ناموس اہل بیت
سے تعاون فرمائیے۔

ملنے کا پتہ: مکمل مسجد اہل سنت والجماعت (برسر ڈ) حنفی دیوبندی کامر و ضلع ایک